



راجا رشید محمود

ورغناکٲ ذکرکٲ

۱ ۳ ۵ ۹ ۷

نعتیں

راجا رشید محمود

— ناشر —

مکتبہ عالیہ ۰ لاہور

اشاعتِ اوّل : (بالورسپیش) ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۷ء
 اشاعتِ دوّم : (آخر کتاب گھر) ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء
 اشاعتِ سوّم : (مکتبہ عالیہ لاہور) ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



الشیخ الحدیث مولانا محمد رفیع الدین صاحب
وَرَفَعَاكَ ذِكْرُكَ
 فَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ
 وَرَفَعَاكَ ذِكْرُكَ

مکتبہ

کتاب : ورفعاک ذکرک
 موضوع : نعت و مناقب
 تصنیف : راجا رشید محمود - ایم اے
 تقدیم : ڈاکٹر سید عبداللہ
 اشفاق احمد
 تقاریر : حفیظ تائب - ایم اے
 پردیس محمد منور
 قطع ہائے تاریخ : ضیا محمد منیا ، رتنی شیرازی ، قمر زبانی ، فدا حسین فدا
 ترنمین و کتابت : محمد یونس نگیس
 مطبع : ایضاً ڈی پرنٹرز ، لاہور
 قیمت : ۵۵ روپے

یکے از مطبوعات : مکتبہ عالیہ اردو بازار ، لاہور

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(حضور! آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں
گریا جیسے آپ نے خود چاہا، دیا ہی اللہ تعالیٰ نے
آپ کو پیدا کیا)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ کے نام

انہوں نے قصیدہ بُردہ لکھا تو حبیب کبیرا
(علیہ التحیۃ والثناء) کے کرم سے انہیں صحت
عطا ہوئی۔

میں نے یہ نعتیں کہیں تو شافی مطلق نے مجھے
طویل علالت سے نجات بخشی

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنِ الْوُذْبَةِ

سَوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

(اے تمام مخلوق سے بزرگ و برتر! آپ کے سوا کوئی ایسا
نہیں ہے جس سے میں حادثہ عام کے واقع ہونے سے
پسناہ چاہوں)

امام شرف الدین محمد بن سعید بصری علیہ الرحمۃ

چہرہ

حمد

جلوہ فرما تو ہے میرے پردہ انفاس میں
حمد بے حد ہے سزاوار خدا کے دو جہاں

نعت

رواں ہے کاروان رنگ و بوسہ کار کے دم سے
سرور کوئین کا بل جائے در، اتنا تو ہو
یاد اُن کی ہے تو سینوں میں اُتر کر چمکے
زباں پر میری دو نعرے ہیں، یا ہُو، یا رسول اللہ
لب پہ ہے ذکر آپ کا با چشم نم شاہِ اہم
میرا فکر و فن نبی کے ذکر تک محدود ہے
مہراں ہم پر ہے رب آقا کی نسبت کے سبب
بادۂ عشق پیغمبرِ جاہلیہ
محمد مصطفیٰ خیر البشر، محبوبِ داور ہے
المدد محبوبِ ربِّ ذوالجلل
آنکھوں کو دید گندہِ خضر کی ہے طلب
زمانے بھر میں جاری چشمہ فیضانِ طیب ہے
حاصلِ درخشش کی خاکِ شفا تو ہو
رسالتِ مصطفیٰ کی ہے دوائی
ہے کفر و شرک کا ہم پر دباؤ یا رسول اللہ

چھائی گھٹا زنب کی گھٹھ یارِ رسول
 طیبہ کی سرزمین میں بھیجیں جس بختیاں
 ذکرِ طیبہ کے سوا کھل مسیحائی کہاں
 سیرتِ مصطفیٰ کا نام ہے دیں
 نبی کے عشق سے روشن ہے دل، چہو ہے نورانی
 چشمِ طلب ہے سونے مدینہ خدا گواہ
 رحمتِ عالم کا ذکر اپنی زباں پر دیکھ کر
 میرے لب پر ہے ہر صبح و سادرج رسول
 رخِ ماسونے مدینہ ہوتا
 کرو گے محمّد ذکرِ اتھو دل کو آسودگی ملے گی
 جو ہے محبوب رب العالمین کا
 اللہ اللہ شوکت و شانِ شہنشاہِ عرب
 قرآن میں بھی نظروں کو سرکارِ نظر آئے
 تمہاری نعت ہی میں ہوں مگن میں یارِ رسول اللہ
 متاعِ دین و دانش ہو گئی کم یارِ رسول اللہ
 میرے لب پر آپ ہی کا نام ہے خیرِ الا نام
 چراغِ راہ ہے کردارِ احمد مختار
 مرکزِ یقین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 کلامِ خالق کو بہن ہے کلامِ رسول
 رسولِ خدا کا ظہور اللہ اللہ
 مایوسوں میں اس کے آئے پیامبر
 کلامِ پاک ہے معیارِ نعت گوئے رسول
 ہاتھ آیا ہے میرے دامانِ فیضانِ محمد صلی علی
 ہوں بصدقِ دل فدائے رحمتِ للعالمین
 ہو تم اللہ کے محبوب برحق یارِ رسول اللہ
 تمہارا ذکر و در لب ہے پیہم اسے شہِ عالم
 آؤ در حضور سے حاصل سکون کریں
 وہ کون ہے کہ حسنِ سراپا کہیں جسے
 شاہِ کوہ و ذمّن مرے آقا
 سمندر کی سی گہرائی ہے تذکارِ محمد میں
 عشقِ نبی کی کیا ہے نہایت، نہ پوچھیے

۳۲
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۷

ہماری جان ہے پیارے حضور کی سیرت
 سرِ کھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا کے قدم کی زکرت
 ہم پر الطاف و کرم کرتے ہیں بارے آقا
 سلام اس پر خدائے دو جہاں ہے جس کا شہیدانی
 نعتِ میرے لب پر ہر دم آپ کی ہے یا نبی
 اللہ کے محبوب ہو یا ایہا المرسل
 ہے ذکرِ میرے لب پر رسالتِ پناہ کا
 تھی پر واردی ہم نے ہر اک خوشی اپنی
 خدا تک ہے رسائی کا ارادہ لے مرے آقا
 آپ ہیں محبوب ربّ ذوالمنن شاہِ ذمّن
 مطمئن ہوں گردل میں مضطرب گلوں لیکن
 یہ بات مختصر ہے مگر مختصر نہیں
 خدانے آپ پر قرآن اتارا یا رسول اللہ
 دربرِ سرکار پر ہوں سرخمدیدہ یا رسول اللہ
 نگاہِ نبی آسرا ہو گئی ہے
 وقارِ انسانیت بڑھا یا خدانے خیر البشر کے دم سے
 کون و مکان کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوں عنایاتِ فخرِ موجودات
 نگاہِ لطف و فیضانِ دکریم یا سرورِ عالم
 خدائے پاک کا موضوع گفتگو ہے
 وقعتِ نعتِ سرورِ کل ہیں مرے فکر و شعور
 ہوا ہوں دور نبی طیبہ سے بے کل احمدِ مرسل
 تمہارے ذکر سے تسکین دل ہے یا رسول اللہ
 مفتخر ہوں نعت کے ارقام سے یا مصطفیٰ
 مجھے نبی کی محبت خدا نصیب کرے
 عکسِ حسنِ ذات ہے حسن و جمالِ مصطفیٰ
 ہوئے اوچھل نگاہوں سے آجائے یا رسول اللہ

۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶

مناقب

خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
 حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)

۹۹
 ۱۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جل جلالہ

حمد خالق خاتم النبیین

۱ ۹ ۶ ۷ ۷

- ۱۰۱ حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ)
 ۱۰۲ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)
 ۱۰۳ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)
 ۱۰۴ اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ (رضی اللہ عنہا)
 ۱۰۵ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا)
 ۱۰۶ حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ)
 ۱۰۷ حضرت امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)
 ۱۰۸ حضرت داماد الحجّ بن محمد (رحمۃ اللہ علیہ)
 ۱۰۹ حضرت غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)
 ۱۱۰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی (رحمۃ اللہ علیہ)
 ۱۱۱ حضرت مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ)
 ۱۱۲ اعلیٰ حضرت بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

شعر و شاعر

- ۱۱۵ ڈاکٹر سید عبداللہ
 ۱۲۳ اشفاق احمد
 ۱۲۵ حفیظ تائب
 ۱۲۷ پرویز محمد منور
 ۱۲۹ منیا محمد ضیا
 ۱۳۱ رضی شیرازی
 ۱۳۲ سمریہ ذوالی
 ۱۳۵ قدامت نذا

جذبات تشکر و امتنان



اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمت بے کس نواز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جسم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

— حسنہ بریلوی

ایک برقی رد لکھتی ہے مرے احساس میں
جلن فرما تو ہے میرے پردۂ انفاس میں
کیوں نہ مل جائے اسے لا تقطوا کی پھر نوید
جب اتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں
کیوں نہ بن جائے ہماری زندگی بھی اک مثال
یاد تجھ کو گر رکھیں خوش حالی و افلاس میں
تو ہویدا ہے اگر عسرت زدوں کی آہ سے
بس گیا ہے متقی اشخاص کی بُرباس میں
ملت بیضا کا ہے روح و رواں تیرا خیال
تیرے دم سے زندگی ہے قوم کی ہر آس میں
تُو نے سرکارِ دو عالم میں انھیں یحجب کیا
وہ خصائص جو تھے نوح و عیسیٰ و ایسا میں
تیرے ہی دم سے طبائع میں بھی پیدا اختلاف
ہے تنوع لذتوں کا گر تمام اجناس میں





حمد بے حد ہے سزاوارِ خدا کے دو جہاں
 جس کا ذکر پاک ہے وجہ قرارِ قلب و جاں
 انضباط کائنات اک حرفِ کُن سے کر دیا
 انضباط و غم کا خالق کون ہے اس کے سوا
 آگ کو حدت عطا کی ہے، روانی آب کو
 پھول کو رنگت تو نہ بہت گلشنِ شاداب کو
 اس کے جلوں کا ہے منظر یہ جہاں کن نکال
 بے نشان خود ہے، نشان اس میں عالم میں
 ابنِ آدم کے لیے کر دی مسخر کائنات
 سب علوم اس کو سکھائے از پئے عرفانِ دُعا
 ہیں نمایاں اس کی قدرت کے کرشمے دہریں
 زندگی امرت کو دی ہے، موت ڈالی نہریں
 مُحمد و زندق ہوں یا متقی و پارِسا
 خالق و رازق وہی سب کا ہے وہ سب کا خدا
 شکر اس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا
 بیکراں رحمت ہے اس کی، لطف ہے بے انتہا
 اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال
 اس کا ہے ذکرِ مقدس ماورائے قیل و قال
 جس طرح بے مثل ہے محمودِ ربِّ ذوالجلال
 ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر و بحال



صَلَوَاتُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 خاتم الانبیاء سلام علیک
 ۱ ۳ ۵ ۷ ۹



رواں ہے کاروانِ رنگ و بُرُوسرکار کے دم سے
 دو عالم کی رگوں میں ہے لہو سرکار کے دم سے
 من و تو کی ہے گنجائش کہاں، سب کچھ اُنھی سے ہے
 کہ میں سرکار کے دم سے ہوں، تو سرکار کے دم سے
 مرے آئینہ دل میں ہے عکس ذاتِ خدا فکین
 میں ہوں ہر دم خدا کے رُوبرُوسرکار کے دم سے
 نہیں تھے وہ تو رب کو ماننے والا نہ بھت کوئی
 معانی آشنا ہے لفظِ حق سرکار کے دم سے
 کریں ہم کیوں نہ اپنی آبروسرکار پر قرباں
 کہ ہے قاتم ہماری آبروسرکار کے دم سے
 وہ محبوبِ خدا ہیں، وجہِ تخلیقِ دو عالم ہیں
 ہوئے آباد سارے کلاخ و کو سرکار کے دم سے
 انھی کے نور سے یہ محفلِ ہستی ہوئی روشن
 چراغاں ہے جہاں میں چار سوسرکار کے دم سے
 لگن بخشی ہمیں سرکار نے ابطالِ باطل کی
 شعار اپنا ہے حق کی جستجو سرکار کے دم سے
 رسولِ پاک کی نعین نہ کیوں محسوس گاتیں ہم،
 ملا ہے ہم کو ذوقِ گفتگو سرکار کے دم سے

چشمِ اقوامِ یزیدت رہ ابد تک دیکھے
 رفعتِ شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے
 — علامہ اقبال علیہ الرحمۃ



آرزوئے دید میں آہستہ اثر اتنا تو ہو

دادی لطفا میں جا پہنچے بشر، اتنا تو ہو
سنگوں ہوں اُن کے آگے کج کلابان جاں

شاہ دیں کے خادموں کا کرد فر اتنا تو ہو
ذکر آقا میں خیال آئے جو نہی مثال کا

آستین شک نہ دامت ہو تر، اتنا تو ہو
نزع کی حالت میں میرے لب پہ ہونا حضور

مجھ سے خاطر کی دما میں بھی اثر اتنا تو ہو
زندگی رستے میں گر گزری تو گزری شوق سے

روضہ اطہر ہو مقصود سفر، اتنا تو ہو
ہے یہ میری تمنا ہے یہی دل کی مراد

سرورِ کونین کا مل جائے در، اتنا تو ہو
آپ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہر نصیب

ہم کو ہونا پڑ نہ جائے در بدر، اتنا تو ہو
اور تو فرما عمل کی بات کیا ہو ہے سو ہے

دیکھ لیں گے سرورِ کونین، در اتنا تو ہو
بھیجے اُن کے غلاموں کی غلامی اختیار

اور تو عسود کیا کرنا ہے، پر اتنا تو ہو



جس کی نظروں میں زہرِ پائے پیہر چمکے
سامنے اس کے نہ گنجینہ گوہر چمکے

بختِ ذرے کے جو یاد رہوں، عربِ تکت پہنچے
خاکِ طیبہ سے لگے، ہر سہر بڑھ کر چمکے

رُو برو گنبدِ خضرا کے پہنچ جاؤں اگر
مجھ زیاں کار کا بھی نقشِ مقدر چمکے

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا
چھوٹل الفت کے مری شاخِ نظر پر چمکے

جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس
کتنے تارے مری پلکوں کے افق پر چمکے

آپ کے فیض سے ہم خلق میں اشرف ٹھہرے
آپ کے نور سے یہ خاک کا پیکر چمکے

دن پہ بھی رات کا منظر تھا مستط پہلے
رُوئے پر نور سے ہر سج کے تیور چمکے

ذکر اُن کا ہے تو ہر لب کا مقدر بن جائے
یاد اُن کی ہے تو سینوں میں اُتر کر چمکے

اُس کو اللہ دلی کہہ کے مراتبِ بخشے
ان کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے



مرے کام آئیں یہ مرگان دابرو یا رسول اللہ
جوان سے دے سکوں طیبین جھاڑو یا رسول اللہ

کوئی تکلیف ہو، اُس کا ازالہ آپ سے ہوگا
مرض جیسا بھی ہوئے اُس کا دارو "یا رسول اللہ"
خدا بھی اور قدسی بھی ہوئے ہیں ہم زباں میرے
کبھی آیا جو میرے لب پہ "صلو" یا رسول اللہ
سر آنکھوں پر اسے ہم نے بٹھایا ہے ارادے سے
نظر آئی ہے جس میں آپ کی غویا رسول اللہ
خدا کتا ہے، سب کے واسطے رحمت محمد ہیں
کرم فرما ہوئے ہیں آپ ہر سو یا رسول اللہ
ہو کیا تعریف چہرے کی، خدا تاج ہے جس کا
طلوع صبح کا منظر ہیں گیسو یا رسول اللہ
لیا ہے آپ سے درس محبت اہل دنیا نے
جہاں میں آپ کی پھیلی ہے خوشبو یا رسول اللہ
نہ ہوں کیں آپ دونوں مہرباں محمود مذنب پر
زباں پر اس کی دو نعرے ہیں یا ہو، یا رسول اللہ



لب پہ ہے ذکر آپ کا با چشم غم شاہ امم
آپ کا شاعر ہے محتاج کرم شاہ امم
میری نظروں میں شہنشاہان عالم ہیج ہیں
آپ کی مدحت میں چلتا ہے تسلیم شاہ امم
ادعا انفاس کا ہے آپ کا ذکر حسیں
نعت گوئی ہے مراحضرت شہ امم
آپ کی الفت کی قلب و روح میں گزرو نہ ہو
ہے مرا موجود ہونا بھی عدم شاہ امم
فیض سے جن کے ہوا روشن دیار زندگی
اپنے سر آنکھوں پہ وہ نقش قدم شاہ امم
آپ کے رُتبے کا کیا ادراک ہو انسان کر
آپ ہیں چشم خدا میں محتسب شاہ امم
نہجت و ادبار سے ہم کو چھڑا سکتے ہیں آپ
خوار و دُروا ہیں زمانے بھر میں ہم شاہ امم





میرا فکر دفن نبی کے ذکر تک محدود ہے

خالق کو نین کا مجھ پر کرم ہے، بخود ہے

حُبِ پیغمبر پہ ہے حبِ خدا کا انحصار

میرے آقا کی اطاعت، طاعتِ معبود ہے

شرطِ ایمان ہے کہ اقرارِ رسالت بھی کرو

صرف اقرارِ الوہیت یہاں بے سود ہے

ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار

پیر دی سیرت کی ہم میں جب تک مفقود ہے

ہے خداوندِ جہاں کے لطف و رحمت کی یہ شکل

مصطفیٰ کا دو جہاں پر فیضِ لامحدود ہے

نورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اس کے جل

جس کا چہرہ راہِ طیشِ پیر میں غبارِ آلود ہے

اس پر بھی الطاف و رحمت کی نظر ہو، اے خدا

اک غلامِ جاں نثارِ ان نبی محمد ہے



مہرباں ہم پر ہے رب آقا کی نسبت کے سبب

خُلد میں جائیں گے ہم ان کی محبت کے سبب

خالق و مخلوق کے ممدوح ٹھہرے ہیں حضور

کاملیت کی بدولت، اولیت کے سبب

زندگی آساں ہوئی ان کی شریعت کے طفیل

آدمی انسان ہوا ان کی ہدایت کے سبب

حشر میں صبحِ شفاعت بھی کرم فرمائے گی

جرمِ عصیاں پر مری شامِ ندامت کے سبب

سیم و زر کی کثرت و قلت نہیں پیشِ نظر

صاحبِ ثروت ہوں میں ایمان کی دولت کے سبب

قوم پر ادا بار و تکبت کے اندھیرے چھا گئے

اُن کے انکارِ حقیق سے اجنبیت کے سبب

تا ابد ہیں ہم نشینِ شراب و بکرہ و عسکر

مرتبے کیا کیا ملے اُن کو رفاقت کے سبب

مجھ پہ ہے محمد سرکارِ دو عالم کا کرم

نعتِ گز ہوں آپ کی چشمِ عنایت کے سبب





بادۂ عشق پیسبر چاہیے
گوہر دیدار گر درکار ہو
کرب سے بچھے گا اور ان کا خیال
ان کے در پر حاضری کے واسطے
زار و ؛ ذکرِ حرم کرتے رہو
دشمن جاں کی بھلائی کے لیے
جو خدائے پاک کا محبوب ہو
ذہن میں ان کا تصور ہو سکیں
نعتِ ممدوح خدا کے واسطے
تذکرہ حضرت کا ہوتا ہو جہاں
حاصل احساس ہے لا حاصلی
قرینہ مہ کو سدا یریں اہل دہر
یہ نشہ ہم کو برابر چاہیے
گوشہ چشمِ غمیں تر چاہیے
دل کے آئینے کو جوہر چاہیے
الفت و اخلاص کا زر چاہیے
کچھ علاجِ قلبِ مضطرب چاہیے
وسعتِ ظرفِ پیسبر چاہیے
اس حسیں پیکر کو کینہ کر چاہیے
دل میں ان کی یادِ مضمحل چاہیے
لمعۂ اسلوبِ داور چاہیے
ایسی مجلس میں نگول سر چاہیے
اب تو کچھ ذکرِ پیسبر چاہیے
مجھ کو تو سرکار کا در چاہیے

روح بھی شاداب ہو ہی جائیگی
ذکرِ آقا میں زباں تر چاہیے



محمد مصطفیٰ، خیر البشر، محبوبِ داور ہے
شرافتِ علم، ایثار و سخاوت کا وہ پیکر ہے
خدا اس پر رے ماں باپ، جو ہے رحمتِ عالم
مرا آقا ہے مخلوقِ خدا کا محسنِ اعظم
محبت اور اخوت کی ہمیں تعلیم دی جس نے
رواداری کا برتاؤ کیا دشمن سے بھی جس نے

جو مخلوقِ خدا کے کام آتا تھا بہ ضرورت
غریبوں کے نواؤں پر سدا کرتا رہا شفقت
پسند اس نے نہ رنگ و نسل کی تفریق فرمائی
خدا ترسی فضیلت کے لیے معیارِ ٹھہرائی

جہاں سے ہر بُرائی میرے آقا نے مٹا ڈالی
وہ جس نے اک نئی تہذیب کی آکر بنا ڈالی
جسب اپنے دل میں انسان کی ترقی کچلے ٹھانی
تو انسان کو سکھائیں مستقل اقدار و حسانی

وہ حق گوئی کا منظر، استقامت کا حسین پیکر
جو رحمت بن کے آیا، وہ خدا کا خاص پیغمبر
وہی کام اس سے ہیں منسوب جن سے ہے خدا راضی
کوئی دیکھے تو اس کی سادگی، ایثار، فیاضی

زمانے بھر پہ اس نے اپنی سیرت کا اثر ڈالا
فساد و فتنہ و شر سے جہاں کو پاک کر ڈالا
وہ جس کے حکم پر تسلیم کی عادت ضروری ہے
بزرگوں کا ادب، ماں باپ کی عفت ضروری ہے

تحلل، صبر، نیکی اور دیانت جس نے سکھلائی
وہ محبوب خدا، جس کی ثنا قرآن نے فرمائی
اسی کے ذکر سے محمود کے دل نے سکون پایا
اسی کے فیض سے منکر و عمل میں انقلاب آیا



المدد، محبوبِ ربِّ ذوالمنن
آپ ہیں تخلیقِ عالم کا سبب
آپ سے ہے انشراحِ روح و دل
ہے مبارک نطقِ آنحضرت کا ذکر
کثرتِ عصیاں کا ہواب خوف کیا
لب پہ ہے مدح و ثنا کی روشنی
مصطفیٰ کے چہرہ پر نور پر
نورِ لطف و رحمت سرکار کا
آپ کے انوار سے روشن ہوئے
شہرِ طیبہ کی نسیم جاں نسا
ہے دماغوں کے لیے مشکِ ختن

اسمِ پاکِ مصطفیٰ کا فیض ہے
مٹ گئے محمود کے رنج و عن





زمانے بھر میں جاری چشمہ فیضانِ طیبہ ہے
 رسول اللہ کا نقش قدم عنوانِ طیبہ ہے
 دو عالم پر رسول پاک کی شہ ما زوائی ہے
 شہنشاہِ مکان و لامکان سلطانِ طیبہ ہے
 فدا ہوں میں عرب کی سرزمین کے ذرے ذرے پر
 اگر دل ہے نثارِ کعبہ، جان قربانِ طیبہ ہے

خدا کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا اُس کو
 وہ خوش قسمت مسافر، آج جو مہمانِ طیبہ ہے
 رسول اللہ ہیں بے شک ہدایت کے مہِ کامل
 صحابی ہے جو اُن کا، اختتامِ پیمانِ طیبہ ہے
 جلالِ گنبدِ خضرا مقدر ہی سے ملت ہے
 ہر اک زائر کے دل پر لطفِ بے پایانِ طیبہ ہے
 زہے عظمت کہ مکہ چھوڑ کر آئے یہاں آقا
 زہے رفعت کہ جبریل امیں دربانِ طیبہ ہے

اسے حاصل ہے عظمت مسکنِ محبوبِ داور کی!
 ہر اک مدحت خدا کے فضل سے شایانِ طیبہ ہے
 مدینہ گلشنِ رشد و ہدی ہے، باغِ وحدت ہے
 نبی کا جو بھی ساتھی ہے، گلِ بستانِ طیبہ ہے
 نظر افروز ہے محمد کی نعتوں کا ہر مصرع
 کہ اس کے قلب و جاں میں ضوِ گلنِ ارمانِ طیبہ ہے



سرخیلِ اہل علم و ادب ہیں شہِ عرب
 پائیں گے ہم وقارِ خدا کی جناب میں
 سرمایۂ بہارِ تمت حضور ہیں
 دل میں ہے سیرِ دادی بطحا کی آرزو
 دارالشفائے رحمتِ عالم نظر میں ہے
 اک ذرہ اور چاہ کرے مہر و ماہ کی
 میں ایک گہ خشک ہوں طیبہ کی راہ میں
 طیبہ سے کم تعلقِ حقِ طراغی کو ہے
 منزلِ خدا سی ہے محبت کے دین کی
 حق کی طرف آپ کا اُتی ہے گرتب
 ہوگا ہمارے دل میں محمد کا عشقِ جب
 دل ہے تو مطمئن ہے نظریے تر ہے
 آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضرا کی ہے طلب
 دنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مطلب
 دیدِ حضور کی بھی تمت ہے کیا عجب
 مجھ کو اڑا کے لے ہی چلی مصرِ طلب
 شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چھپ
 تحییمِ مصطفیٰ ہے فقط جانِ ادب

سمجھو کہ تم کو اذنِ حضوری عطا ہوا
 محمودِ بزمِ نعتِ محمد میں آؤ جب





ہم کو نصیب معرفت کبریا تو ہو
محکم تعلق مشہ ارض و سما تو ہو
عشق نبی کی فصل وقار بہار ہے
مازں قلب و ذہن کی آب ہو تو ہو
شکل نہیں ہے شاہِ مدینہ سے رسم و راہ
لیکن گریز پائی حرص و ہوا تو ہو
قانونِ مصطفیٰ ہے ہر اک مسئلے کا حل
اس راہ پر چلیں تو سہی، ابتدا تو ہو
ہر خوف سے کرے گا خدا اُس کو بے نیاز
حضرت کے ساتھیوں کا کوئی ہمنوا تو ہو
حرف غلط ہوں روحِ دیدن کے سبھی مضن
حاصل در حضور کی خاکِ شرف تو ہو
پھوٹیں گی پھر تختہ انساں کی کونپلیں
پہلے ہماری رُوح میں نخلِ وفا تو ہو
آنکھیں ہوں مستتیر زیارت سے آپ کی
نوکِ مرہ سے اشکِ تمنا بہا تو ہو
پائے گا بارگاہِ رسالت سے ہر مراد
محمود کی طرح کوئی مدحت سرا تو ہو



ہے رومی، رضا، اقبال اجائی
شہا ان زندگی کی تلخیوں میں
اگر تیری نغمہ پڑ جائے آقا
مجھے جوہِ زماں سے خوف کیوں ہو
کسی رُسل کی اب حاجت نہیں ہے
مصائب سے رہائی بخشا ہے
سدا گھولے گی دس گوشِ زمیں میں
درِ خیر الوری تک میں نہ پہنچا
یہ ہے محمود میری نامتائی
تری مدحت کی نسبت سے گرامی
تری ہی دین ہے یہ شاد کامی
ہنرمیں جائے گی ہر میری خامی
شہِ کونین ہیں جب میرے خامی
رسالتِ مصطفیٰ کی ہے ددائی
محمود مصطفیٰ کا نام نامی
رسولِ پاک کی شیریں کلامی
درِ خیر الوری تک میں نہ پہنچا
یہ ہے محمود میری نامتائی



ہے کفر و شرک کا ہم پر دباؤ یا رسول اللہ
ہمیں اللہ کے در پر جھکاؤ یا رسول اللہ

حوادث کے سمندر کی تلاطم خیز موجوں میں
ہوتی ہے زندگی کاغذ کی ناؤ یا رسول اللہ
مداوا ہو سکے، ان پر شفا کا ہاتھ رکھ دیجے
لگائے ہیں زمانے نے جو گھاؤ یا رسول اللہ

کہیں تعب و زحمت میں نہ اپنی قوم کھو جائے
ہمیں اب خواب غفلت سے جگاؤ یا رسول اللہ
مرے خوابوں کی دنیا میں کبھی تشریف لے آؤ
جہاں سے اب ہے میرا چل چلاؤ یا رسول اللہ

دل محزون تر پتا ہے کہ دیکھے گمنام خضر
نظر کا سوئے طیب ہے جاؤ یا رسول اللہ
تھی ہو چارہ ساز اہل درد و غم تو ہم کس کو
دکھائیں جا کے اپنے دل کے گھاؤ یا رسول اللہ

تمہاری ذات دنیا میں سحابِ لطف و رحمت ہے
بجھاؤ میرے عصیاں کا لاؤ یا رسول اللہ
تمہاری نعت ہے صبح و مسامحہ کے لب پر
تمہارے عشق کا دل میں رچاؤ یا رسول اللہ



چھائی گھٹا ذنوب کی گھنگھور یا رسول

سیکھے نگاہِ لطف مری اور یا رسول
کیا نورِ مصطفیٰ کو وہ پہچان پائیں گے

دیدے ہی جن کے ہرچکے ہوں گور یا رسول
لب پر ہوتیری یاد اور دل میں تری وفا

دن ہو کہ رات، شام ہو کہ بھور یا رسول
”اللہ اس طرف بھی شفاعت کی اک نظر“

ہر سمت ہوگا حشر میں یہ شور یا رسول
جس کے عمل میں تیری محبت کی بو نہیں

وہ دین کا حقیقاً ہے چور یا رسول
اپنے دیارِ قدس میں بٹو ایسے ہمیں

اپنا نہیں ہے اور کوئی ٹھور یا رسول
نعمتِ نعت میرے لبوں پر رہیں ام

قائم رہے جو سانس کی یہ ڈور یا رسول
پھر بھی اگے ہیں عشق و محبت کے اس میں چل

گرچہ ہے میرے دل کی نہیں شور یا رسول
محمود اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے میں
طیبہ میں بن سکے جو مری گور یا رسول





طیبہ کی سرزمین میں مکیں ہیں تجلیاں
 کتنا ہے کون عرش نشیں ہیں تجلیاں
 خورشید و ماہتاب و کواکب کو دیکھیے
 نور نبی کے زیرِ نگین ہیں تجلیاں
 سو اختیار ان کو گمان و خیال پر
 اک اعتبار حسنِ یعتیں ہیں تجلیاں
 دونوں جہاں پہ فیضِ رسالت مآب ہے
 دونوں جہاں سے ان کی حسیں ہیں تجلیاں
 نورِ رسول پاک سے دنیا ہے مستنیر
 محمد و طیبہ تک تو نہیں ہیں تجلیاں
 روشن نہ کیوں کریم خیال و شعور ہو
 عشقِ نبی کی دل میں مکیں ہیں تجلیاں
 نورِ نبی ہے میری نگاہوں میں جلوہ ریز
 روح و روانِ قلبِ حریف ہیں تجلیاں



شبِ نئی آنکھوں میں ڈھونڈو گے توانائی کہاں
 ذکرِ طیبہ کے سوا نخلِ میحائی کہاں
 ہم نہ جب تک ان کی کھلائی ہوئی رہ پرچیں
 ہر صدمہ کیسا ، تیقن کیا ، شکیبائی کہاں
 دہر بھر کی ہر صداقت کو پرکھ کر دیکھ لو
 جو حدیثِ مصطفیٰ میں ہے وہ سچائی کہاں
 میری تنہائی پہ پرتو ہے حشر کا ، ثور کا
 دادی قلب و نطنج میں مغل آرائی کہاں
 گنبدِ خضدا سے دُوری ، بخت کی لا حاصلی
 سوچ کے گمبہ میں ہوں محصور گویائی کہاں
 نعتِ محبوبِ حلافتِ گر نہ ہو لب پر مرے
 پیکرِ تخلیل میں وہ حُسن و زیبائی کہاں



دین و دنیا کا الم نا التفاتی آپ کی
ملتفت ہوں آپ تو پھر غم کی گیرانی کہاں
خادمانِ مصطفیٰ کا غاشیہ بردار ہوں
دیکھ لو، پہنچا بتقریب شناسائی کہاں
آپ کے نقشِ کف پا ہی کا سب اعجاز ہے
وہ نہ جب تک آتے، بُرے تو بہار آئی کہاں
یہ حقیقت میں تھا اعجازِ تکلم آپ کا
سگریزوں کو وگرنہ تناسب گویائی کہاں
فضلِ مولا ہے وگرنہ مصطفیٰ کی نعت میں
میرا اے محمود ذوقِ خامہ فرسائی کہاں



والضحیٰ ہو کہ سورۃ یس میں
مدحتِ مصطفیٰ ہے مدحِ خدا
نورِ خیر البشر کے جلووں سے
آپ ہیں باعثِ سکونِ حیات
کیوں نہ روشن ہو کائنات مری
بھر ہے مدحتِ شہِ کوہِ نبین
مدحِ مسدوحِ کبریا کے طفیل
وہ جگہ تو سفر کا ہے آغاز
فیضِ گستر ہیں سائے عالم پر
سب ہیں درپوزہ گر اسی در کے
جس کا حاجب ہوا ہے ریحِ امین

ان کا محمود نام لیوا ہے
جن کے دونوں جہاں ہیں زیرِ نگیں





نبی کے عشق سے روشن ہے دل، چہرہ ہے زرانی
 بغیر اس کے ہر اک خواہش، ہر اک چاہت مری فانی
 طیب انسانیت کے آگے جب بزم ہستی میں
 رہا باقی کسی کا روگ، جسمانی نہ روحانی
 نبی مسراج میں اللہ سے ملنے کو جاتے تھے
 انوکھی سیڑ بانی تھی، زالی تھی یہ مہمانی
 چراغ شوق لے کر ہاتھ میں، ڈھونڈوڑ ملنے میں
 مگر تا حشر یاد گے نہ ان کا سایہ دثانی
 نبی کا نام لب پر ہے مگر اعمال کے ڈر سے
 ندامت کا، خجالت کا مری آنکھوں میں، پانی
 خداوند جہاں کے بعد اس دنیا کے فانی ہیں!
 فقط ہے جذبہ عشق نبی باقی و لائقانی
 مجھے محمود احساسِ تفاخر کیوں نہ ہو دل میں
 کہ آئی میرے جتنے میں محمد کی شان خوانی



چشم طلب ہے سوائے مدینہ خدا گواہ
 دل ہے محبتوں کا خزینہ خدا گواہ
 افضل ترین ہے سارے نبین دشواری سے
 میلادِ مصطفیٰ کا ہمیشہ خدا گواہ
 عشق نبی کے بادۂ سربوش کے سوا
 میرے لیے حرام ہے پینا، خدا گواہ
 جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دے
 اس کو کہیں گے دیدۂ ہمیشہ خدا گواہ
 خدامِ بارگاہِ نبوت کا عشق ہے
 اللہ تک رسائی کا زمینہ خدا گواہ
 یہ کائنات ہے اگر انگشتی، تو ہے
 ذاتِ رسولِ پاک نگینہ خدا گواہ
 اصحابِ مصطفیٰ کے مناقب لکھا کرو
 مدح نبی کا ہے یہ قرینہ خدا گواہ
 محمود ان سے مانگ لو دل کی مراد تم
 مختار گل ہیں شاہِ مدینہ، خدا گواہ





یادِ محبوبِ خدا کا اس میں گوہر دیکھ کر
 ہو گیا خوش مجھ پہ دادر، دیدن تر دیکھ کر
 خوب برسیں رحمتِ حق کی گھٹائیں دہرود
 مزدج انسانیت کو خشک و بنجر دیکھ کر
 بخششِ عصیاں کا ہوتا ہے مجھے آخر قیاس
 رحمتِ عالم کا ذکر اپنی زباں پر دیکھ کر
 جان جابیں گے سبھی، ہے جشنِ میلادِ النبی
 محفلیں خوشیوں کی برپا آج گھر گھر دیکھ کر
 بخشوایا حشر میں ہم کو نبی کی نعت نے
 ہم پکارے بھی "معاصی کا یہ دفتر دیکھ کر"
 رتبہ نورِ مجسم کا جو آبِ فناء میں نہیں
 مان جائے گا وہ اُن کو روزِ حشر دیکھ کر
 مصطفیٰ کی شان دیکھو گے سرِ میدانِ حشر
 فیصلہ حق بھی کرے گا ان کے تیر دیکھ کر
 ان کے مذاہن میں شامل ہو گیا محمود بھی
 غلغلہ مدحِ نبی کا آسمان پر دیکھ کر



میرے لب پر ہے ہر صبح و مسامحہ رسول
 ہے دو روزہ زندگی کا مددِ مدحِ رسول
 میرے اعجازِ قلم کا منتہا نعتِ نبی
 میرے اندازِ قلم کا ارتقا مدحِ رسول
 میرے جسم و روح کو اُن سے ملی ہے زندگی
 ہے کرشمہ رشتہ اخلاص کا مدحِ رسول
 کیف و سمرتی ہے مسدوحِ دو عالم کی عطا
 جذبِ ذوق و شوق کا ہے معجزہ مدحِ رسول
 ابتدا اس کی ہوئی ہے کبریا کی ذات سے
 ہے ازل کے روز سے بے انتہا مدحِ رسول
 عالمِ اجسام میں آئے ہیں ہم ان کے طفیل
 کیوں نہ ہو غنمہ ہماری روح کا مدحِ رسول
 ہے دعا یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
 حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسول





جنون عقل و خرد سے آگے، ملے گی گراگئی ملے گی
خدا کی وحدت کی ارض طیبہ میں ہم کو جلوہ گری ملے گی

جو ان کے رستے کو چھوڑ دے، فضا ہی بدلی ہوئی ملے گی
بہر طرف اس جہاں میں آخر ہی میت ناپختی ملے گی
جہاں ہے تاریک اور بھیاں تک، قدم قدم تیرگی ملے گی
مگر جو پہنچا در نہی پر، فقط اسے روشنی ملے گی

دیار طیبہ کو کون چھوڑے، ریاض جنت میں کون جائے
نیم جنت بھی دیکھ لیجے، در نہی چو متی ملے گی
عیسایہ رب نام ہے تو ابھی کو سب سرفرازیں ہیں
میں ہے تیرا مثیل ممکن، کہاں تری ہسری ملے گی

بولے رحمت کا سایہ ہوگا بروز عشریہ دیکھ لینا
حضور کی منقبت سے جنت گناہگار دل کو بھی ملے گی

جہاں پر پیغام امن ان کا نہ دجو آرام قلب و جاں ہو
وہاں جو ہن بھی برس رہا ہو تو نبض ڈوبی ہوئی ملے گی

نبی کے در پر نہ جاسیے گا، نہ ان سے الفت نبھائیے گا
تو کوئی راحت نہ پائیے گا، دھواں دھواں زندگی ملے گی

غم و الم کے جہان تیرہ میں بے دلی بھی ہے، بے کلی بھی
کرو گے محمود ذکر احمد تو دل کو آسودگی ملے گی



روح مرا سوائے مدینہ ہوتا
خواب میں ان کی زیارت ہوتی
سوزن عشق محمد تھی ہی
ان کی سیرت جو نظریں رکھتے
جو بھی کوثر کا تمنا کی تھا
خواہش دید کے پس منظر میں
نام نامی ہی تھا کافی، چاہے
جان جب تن سے نکلے لگتی

مرگ محمود بجا ہے لیکن
ان کی بعثت کا مدینہ ہوتا



سہارا ہے مرے قلبِ حزین کا
اشارہ رحمت للعالمین کا

جہاں میں دل گرفتہوں کا مداوا
ہے الطافِ فراوانِ شاہِ دیں کا
بدینہ منبعِ رشد و ہدای ہے
یہ سارا فیض ہے اس کے میحیں کا
زمین و آسماں میں تذکرہ ہے
حرا و ثور کے عزت گزین کا
حرمِ مصطفیٰ کا سبز گنبد
تفاخر اور شرفِ رُدتے زمین کا

جہاں میں عافیت کو عام کر دو
یہ ہے پیغامِ ختمِ المرسلین کا
وہی میرے خیالوں کا ہے مرکز
جو ہے محبوبِ ربِّ العالمین کا



اللہ اللہ شوکت و شانِ شہنشاہِ عرب

دو جہاں ہیں زیرِ فرمانِ شہنشاہِ عرب
مرتبہ داں کسبِ دیا کے ہیں محمد مصطفیٰ
اور خدا ہے مرتبہ داںِ شہنشاہِ عرب
ہیں ابوبکرؓ اور عثمانؓ غنیؓ لاریب و شک
دو ستدارانِ حلیفانِ شہنشاہِ عرب
بوعلیہؓ، یوتراپؓ و حنظلہؓ فاروقؓ ہیں
اشجیانِ ضیفستانِ شہنشاہِ عرب
ہیں بلالؓ و برذرؓ و عمارؓ و حسانؓ و صہیبؓ

سب دل و جاں سے محبانِ شہنشاہِ عرب
رہ گئے سدرہ کی منزل ہی پہ جبریلؑ ایمن
کون جانے رفعتِ شانِ شہنشاہِ عرب



کیوں نہ اصحابِ نبیؐ ٹھہریں ہدایت کے نجوم
 صنوبرِ گن ہے مہرِ تابانِ شہنشاہِ عرب
 اس جہاں کا ذرہ ذرہ آپ کا ممنون ہے
 دونوں عالم پر ہے احسانِ شہنشاہِ عرب
 کھیتیاں اخلاص و الفت کی سبھی جل تھل ہوئیں
 چھا گیا جب ابر نیانِ شہنشاہِ عرب
 ہم سیہ کاروں کے سر پر حشر کے میدان میں
 سایہ انگن ہو گا دامنِ شہنشاہِ عرب
 رومی و جامی، رضاد سعدی و اقبال ہیں
 فضل ایزد سے ہزارانِ شہنشاہِ عرب
 زندگی کر دیں گے ہم ناموس احمد پر نثار
 ہم کہ ہیں زندہ بہ فیضانِ شہنشاہِ عرب



جلووں کی ہوتی بارش، انوارِ نظر آئے
 تجب مسجدِ نبوی کے مینارِ نظر آئے
 خارِ رہِ طیبہ گر چھہ جائیں تصور میں
 دیرانہ دل اپنا گلزارِ نظر آئے
 بو بکھر ہوں، عثمان ہوں، فاروق ہوں، حید ہوں
 آقا کی محبت سے سرشارِ نظر آئے
 جو قول ہے آقا کا، فرماں وہ خدا کا ہے
 قرآن میں بھی نظروں کو سرکارِ نظر آئے
 سرکار کے قدموں میں آجائے، کہو اس سے
 جو شخص گرفتارِ آزارِ نظر آئے
 گلمائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھریں دامن
 طیبہ کا اگر ہم کو گلزارِ نظر آئے
 مدحت میں محمدؐ کی محمودیہ عالم ہو
 گفتار دکھائی دے، کردارِ نظر آئے





متابع دین و دانش ہو گئی گم یار رسول اللہ
 ترحم یار رسول اللہ ، ترحم یار رسول اللہ
 جو خادم دین حق کے ہیں ، مدد فرمائیے ان کی
 کہ بے دینی سے اپنا ہے تصادم یار رسول اللہ
 مثال ماہ تاباں ہے جہاں میں آپ کی ہستی
 صحابی آپ کے ہیں مثل انجم یار رسول اللہ
 مرے احساسِ مُردہ پر بہارِ زندگی آئے
 بھی گراں گر آپ فرما دیجیے ”قم“ یار رسول اللہ
 کھائے پر لگا دیجیے مرے ایمان کی کشتی کو
 کہ میں ہوں اور گناہوں کا تلام یار رسول اللہ
 گرفتارِ بلا محمود پر گر چشمِ رحمت ہو
 تو اس کے لب پر آجائے تبسم یار رسول اللہ



تھاری نعت ہی میں ہوں مگن میں یار رسول اللہ !
 فرشتوں کا ہوا ہوں ہم سخن میں یار رسول اللہ !
 کرم کی اک نظرِ حالِ زبوں پر ہو اگر میرے
 تو مجھ لوں آج سب رنج و محن میں یار رسول اللہ
 یہاں جس حال میں ، محشر میں جیسے بھی کہیں مجھ کو
 نہیں رکھتا مجالِ دمِ زدن میں یار رسول اللہ !
 تمہارے جاں نثاروں اور غلاموں کی شنا لکھوں
 فقط رکھتا ہوں یہ دل میں لگن میں یار رسول اللہ
 تمہاری مدح میں رہتا ہوں میں رطب اللسان ہر دم
 کہ رکھتا ہوں یہی طرزِ سخن میں یار رسول اللہ





زندگی میں صبح ہے یا شام ہے خیر الانام
 میرے لب پر آپ ہی کا نام ہے خیر الانام
 آپ کے فیضِ نظر سے دن گزرتے ہیں
 آپ کا مجھ پر یہ خاص انعام ہے خیر الانام
 خدمتِ انسانیت شام و سحر کرتے ہیں ہم
 حرزِ جاں یہ آپ کا پیغام ہے خیر الانام
 روزِ شب جس میں پی کرتا ہوں میں صباے عشق
 آپ کی مدحت کا وہ اک جام ہے خیر الانام
 آتشِ دوزخ کا کھٹکا مجھ کو ہر سکتا نہیں
 آپ کی تعریف میرا کام ہے خیر الانام
 کبھی محسوس ہو پر بھی اک نگاہِ التفات
 یہ بھی اک منجملہٴ حُسنِ تام ہے خیر الانام



چراغِ راہ ہے کردارِ احمد مختار
 خدا کی بات ہے گفتارِ احمد مختار
 کرو نہ ذکرِ خدا ذکرِ مصطفیٰ کے بغیر
 کبھی جو جان لو اسرارِ احمد مختار
 مجھے خطر نہیں دوزخ کا، روزِ محشر کا
 کہ کر رہا ہوں میں تذکارِ احمد مختار
 نہیں خدا کے پیغمبر ہی وہ، حبیب بھی ہیں
 خدا کا کفر ہے انکارِ احمد مختار
 مجھے ہو اپنے مقدر پہ نازلے محمود
 ملے جو سایہ دیوارِ احمد مختار





مرکزِ حُسن یقین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 پیکرِ نورِ نبی ہیں سرورِ دنیا و دیں
 رحمتِ عالمیں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 اور ختمِ المرسلین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 مالکِ غلہ بریں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 سبز گنبد کے مکین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 باعثِ تخلیقِ عالم، صدرِ بزمِ کائنات
 عرش کے مندر نشین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 ہیں حبیبِ خالق ہر دو سرا میرے حضور
 صرف پیغمبر نہیں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 آپ نے درسِ صداقت اہلِ عالم کو دیا
 صادق الوعد و امین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 یہ زمین و آسمان، وہ کرسی و لوح و قلم
 آپ کے زیرِ نگین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 احترامِ سرورِ کونینِ مسیحا دین ہے
 عظمتِ دینِ متین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 مجھ سے اے محمودِ مذہبِ مل سکے گا اور کون
 گرشیع المذہب ہیں سرورِ دنیا و دیں



فرازِ عرش پہ جاری رہا حرامِ رسول
 ”عدِ نگاہ سے ہے ماورا مقامِ رسول“
 جہاں میں جشن ہے میلادِ پاک کا برپا
 ہے سببیل پہ گردش میں آج جامِ رسول
 وہ بن کے آئے جہانوں کے واسطے رحمت
 ہر اک مقام پہ جاری ہے فیضِ عامِ رسول
 خدا کا اس پہ تطف کماں، کرم کیسا
 نہیں ہے قلب میں جس کے بھی احترامِ رسول
 رہا ہے اہلِ محبت کا مقتدا وہ شخص
 رہے ہیں جس کی نگاہوں میں صبح و شامِ رسول
 نہ ہے یہ شانِ تکلم، یہ گفتگوئے نبی
 کلامِ حقائق کو نہیں ہے کلامِ رسول
 اسی لیے تھا وہ دربانِ بارگاہِ نبی
 نگاہِ روحِ امین میں بھی ہے مقامِ رسول
 زمیں پہ کرتے تھے برکتِ آپ کی تصدیق
 حرمِ قدس میں خالق تھا ہم کلامِ رسول
 نہ مجھ کو خواہشِ جنت، نہ سیم و زر کی ہوس
 یہ افتخارِ بہت ہے کہ ہوں غلامِ رسول





رسول خدا کا حضور اللہ اللہ
 زہے لطف رب غفور اللہ اللہ
 بسا ہے مرے دل میں اُن کا تصور
 مری شانِ منکر و شعور اللہ اللہ
 مٹی ظلمتِ کفر و باطل جہاں سے
 جو چمکا محمد کا نور اللہ اللہ
 خدا بھی ثنا خواں ہے قرآن میں جن کا
 ہوں مداح اُن کے حضور اللہ اللہ
 مرے مصطفیٰ ہی کے زیرِ نگیں ہیں
 دو عالم کے سارے امور اللہ اللہ
 میں کرتا رہوں گا بقیضِ محبت
 شب و روز مدحِ حضور اللہ اللہ
 ہے محمود نعتِ محمد سے حاصل
 مرے دل کو کیفیت و سرور۔ اللہ اللہ



ماریسوں میں آس کے آئے پیام بر
 لاریب ہر مرض کے ہیں سرکار چارہ گر
 اُن کے لبوں کو چومتے ہیں قدسیانِ عرش
 روئے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چوم کر
 اُن کے حضور جس نے جھکایا سر نیاز
 اس شخص کے حضور جھکے ہیں ہمارے سر
 اس شہر کی طرف ہے رواں تر سن خیال
 روشن ہے مثلِ کاشاں جس کی رہ گزر
 دل میں سکوں ہے آپ کے ذکرِ جیل سے
 اجلا جمالِ رخ سے ہے آئینہ نظر
 بتلائیے کہ آج اے نباضِ کائنات!
 پیغامِ حق کو بھولتا جاتا ہے کیوں بشر
 پھیل ہوئی ہے ظلم و جہالت کی تیسرگی
 چھائے ہوئے ہیں فسق و ضلالت جہان پر



کہنے کو بارگاہِ رسالت کے جاں نثار
 نا آشنائے امر، نہی سے ہیں بے خبر
 اس دورِ گمراہی میں وفا کا ہے خطاط
 ہے جلبِ منفعت ہی فقط مصلح نظر
 اپنائیں ہم بھی بوذر و شلمان کا چلن
 ترفیق دے خدا لئے دو عالم ہمیں اگر
 محمود مدحِ خزانِ رسولِ کریم ہے
 نعتِ نعتِ پاک ہیں اس کی زبان پر



کلامِ پاک ہے معیارِ گفتگوئے رسول
 خدا کا کفر ہے انکارِ گفتگوئے رسول
 وہی ہوتے ہیں زمانے میں صاحبِ کردار
 کھلے ہیں جن پہ بھی اسرارِ گفتگوئے رسول
 کھلے ہیں جس میں محبت کے پھول ہر جا
 وہی ہے گلشنِ بے خارِ گفتگوئے رسول
 جو دل کی آنکھ سے قرآنِ پاک دیکھو گے
 ملیں گے اس میں بھی آثارِ گفتگوئے رسول
 گھرے تھے کفر و ضلالت میں جو عربِ ان پر
 ضیافِ گن ہوئے انوارِ گفتگوئے رسول
 ہر اک زمانے کو بخشے گا نکبتیں محمود
 بہارِ نازا ہے چمنِ زارِ گفتگوئے رسول





جس شخص نے تھا ما دامنِ فرمانِ محمد صلی علی
دنیا میں فقط وہ پہچانے ہے شانِ محمد صلی علی
جستی کی طرح کرا یقانِ برہانِ محمد صلی علی
قرنی کی طرح ہو قربانِ دندانِ محمد صلی علی
اُس شخص نے خالق کی ہستی کو جان لیا : پہچان لیا
ہو جس کو میسر عرفانِ فرمانِ محمد صلی علی
لا ریب حبیبِ خالق کی بعثت بھی خدا کا احسان ہے
ہوتی ہے جہاں پر بارانِ احسانِ محمد صلی علی
ہو جائے گا درماں ہر دکھ کا، مل جائے گا چشمہ آبِ حیات
ہاتھ آیا ہے میرے دامنِ فیضانِ محمد صلی علی
دانا کے کرم سے اور خراجہ کے فیضِ کرامت کے باعث
کھلتا ہی گیا ہے بستانِ عرفانِ محمد صلی علی
ہیں میرے لبوں پر شام و سحر نفحاتِ ثنائے احمد کے
محمود ہے مجھ پر فیضانِ حسانِ محمد صلی علی



ہوں صدقِ دل فدائے رحمتہ للعالمین
ہے تسلیمِ محوِ شنائے رحمتہ للعالمین
نور حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمتہ للعالمین
آپ کے در سے ہے ساری نسلِ آدم فیضیاب
مرحبا لطف و عطائے رحمتہ للعالمین
تھی تمہاری مغفرت کے واسطے اے عاصیو!
قرب حق میں بھی دعائے رحمتہ للعالمین
سجدہ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے صہل
سجدہ دل سے برائے رحمتہ للعالمین
اپنی غمش بختی پہ ہے مجھ کو بجا ناز و غرور
میں بھی ہوں ادنیٰ گدائے رحمتہ للعالمین
حشر کے دن دیکھ کر مجھ کو پکار اٹھیں گے سب
آگیا مدحتِ سراسے رحمتہ للعالمین





مرا یہ قول ہے اصدق سے صدق یا رسول اللہ
ہو تم اللہ کے محبوب برحق یا رسول اللہ

خدا نے خود یہ مندرمایا ہے لولاک لما کلمہ کر
تھارے دم قدم سے ہے یہ رونق یا رسول اللہ
ہوا غور شید واپس آپ کے ادنیٰ اشارے سے
کیا انگلی سے مرکہ آپ نے شق یا رسول اللہ
نہ جب تک آپ تک پہنچیں مسلمان ہو نہیں سکتا
کیسے جاؤں میں بے شک درد ہو حق یا رسول اللہ
سہارا دو، رو ہستی ہے پڑ پیچ اور پڑ آفت
ہے دنیا ایک صحرائے لق و دق یا رسول اللہ

مرے آقا! میں کیسے آپ کے دربار تک پہنچوں
ہے حائل راہ میں عصیاں کی خندق یا رسول اللہ
کے محسوس نے بے ساختہ یہ شعر الفت میں
اگرچہ قافیہ ہے سخت مُفلق یا رسول اللہ



کہا کرتا ہوں میں جو نعت ہر دم اے شر عالم
ہے تجھ پر خدا بھی اس میں مدغم اے شر عالم

ہیں میرے آپ ہی غم خوار دہم اے شر عالم
ڈرا سکتا نہیں مجھ کو جہنم اے شر عالم
اندھیرے چھارے ہیں معصیت کے گرچہ دنیا میں
مگر ہیں آپ کے مدحت سرا ہم اے شر عالم

نہ ہو جو مستفید اُن سے، وہ ہے بد بخت و ناکارہ
نہیں ہیں آپ کے الطاف ترکم اے شر عالم
مجھے اک بار اپنا مسکن پُر زور دکھلا دیں
تنہائے دل مضطر ہے برہم اے شر عالم

بلا شک سر بلندی ہو ہمیں حاصل زمانے میں
اگر ہو اتحساد اور اُنس باہم اے شر عالم
تمھاری یادِ اتدس باعثِ تسکین خاطر ہے
تمھارا ذکر دردِ لب ہے پیہم اے شر عالم





وہ کون ہے کہ حسن سراپا کہیں جسے
بے چہرگی دھس کا چہرہ کہیں جسے

وہ کون ہے جہاں میں سوائے شہِ عرب
حُسنِ صفات و ذات میں یکتا کہیں جسے
وہ کون ہے کہ جس کو عُدو بھی عزیز تھے
وہ کون ہے کہ غیر بھی اپنا کہیں جسے

ہے کون رُوحِ کُن فیکوں آپ کے سوا
ہے کون 'دو جہاں کا خلاصہ کہیں جسے
سرکار کے غلام سے کیا اس کو واسطہ
وہ شے، کشِ کشِ غم دنیا کہیں جسے

منزل وہی ہے، جس کا پتا آپ نے دیا
سرکار نے دکھا دیا، جادہ کہیں جسے
دل کی زباں میں مدحت سرکار ہو بیاں
اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں جسے



فرزانی کو چھوڑ دیں، ترکِ جنوں کریں
آؤ، درِ حضور سے حاصل سکون کریں

ذکرِ آپ کا جو آئے پڑھیں سب دُپاک
نامِ حضور سُن کے سروں کو نگوں کریں

جن پر ہے تاجدارِ مدینہ کا التفات
کیا ان کو فکر، یوں نہ کریں اور یوں کریں
دل کو اگر مصائب و آلام ہوں محیط
ذکرِ رسولِ پاک سے حاصل سکون کریں

طیبہ پہنچ کے، روضے کی جالی کے سامنے
ظاہر ہم اپنے دل کا غم اندر دلیں کریں
محمودِ ہرالم سے محبتِ نجات دیں
گر اُن سے ہم گزارشِ حالِ زبوں کریں





شاہ کون و زمن مرے آقا
آپ کے دم قدم سے قائم ہے
روح کون و مکاں مرے مولا
عرش پر جہلہ گر مرے سرور
رسم فرمائیے کہ دورِ جدید
اب ہے خورشید تیرگی کا امین
بن گئے امتدادِ وقت کے ساتھ
زر کے لات و منات پوجتے ہیں
ہر بُرائی سے ربط ہم کو ہے
کون ناموس مصطفیٰ کا امین
ہم نے کتنے ہی جان جو کھول سے
بے خبر اس کی سالمیت سے
آپ کی اک نظر کا طالب ہے
میرا عجزِ سخن مرے آقا



میں آنے کو تو آپ بچا پشتِ خوانی کی سرحد میں
سمندر کی سی گہرائی ہے تذکارِ محسوس میں
مرے آقا کی ہستی سے کمالِ حق ہریدہ ہے
جہانِ انس و اخلاق و مروت اس سے پیدا ہے
وہ ذاتِ پاک جس کا دو جہاں میں فیض ہے جاری
عقیدتِ ذرے ذرے میں ہے جس کی جاری ساری
غریبوں بے نواؤں کی اعانت جس کا شیوہ ہے
وہ ہستی، مجھ سا تیرہ دل بھی جس کا نام لیرا ہے
وہ ہستی، جس سے قائم ہے مروت بھی، اخوت بھی
جو سرگرمِ عمل رہتی تھی اور محوِ عبادت بھی
وہ جس کا فرش سے عرشِ بریں تک نام چلتا ہے
اُسی کا نام لیتے ہیں تو اپن کا م چلتا ہے





عشق نبی کی کیا ہے نہایت ' نہ پوچھیے
میرے خیال و فکر کی عظمت ' نہ پوچھیے
نعت حضور سنت رب کریم ہے
اس ذکر میں ہے کتنی حلاوت ' نہ پوچھیے
ہم مدحِ مصطفیٰ کو سمجھتے ہیں زندگی
حاصل ہوتی ہے کیسے یہ محبت ' نہ پوچھیے
گنج گراں ہمارے محبت حضور کی
حند ام بارگاہ کی ثروت ' نہ پوچھیے
حلقہ بگوش صاحبِ خلقِ عظیم ہیں
لیکن ہمارے خلق کی حالت ' نہ پوچھیے
جب سے نہیں ہے آپ کے ارشاد پر عمل
کس حال میں ہے آپ کی امت ' نہ پوچھیے
گو ہے بول پر سیرتِ اقدس کی گفتگو
لیکن دلوں میں ہے جو کثافت ' نہ پوچھیے
محبوبِ پاک ہے محبت کا ادعا
پر ہے عمل میں اپنے جو غفلت ' نہ پوچھیے
محمود ہیں دیارِ حبیبِ خدا سے دور
ہم سے ہماری شومی قسمت ' نہ پوچھیے

عدیل اس کا زمانے بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی
بخیر اس کے نہیں ہے رحمۃ اللعالمین کوئی
مدد پر سارے انسانوں کے رہتا تھا کمر بستہ
وہ جس کے دم سے ہر نیکی نے پایا ہے یہاں رستہ
جہانِ عدل و احسان کا وہی بانی مہمانی ہے
کلام اللہ کی تفسیر جس کی زندگانی ہے
فرازِ عرش اُس ہستی کی خاکِ پا سے روشن ہے
زمین پر بھی اُسی کے دم قدم سے رنگِ گلشن ہے
ہے خورشید و مہ و انجم پہ جس کے نور کا پرتو
ہر اک مومن ہے اس کی رہ گزار شوق کا رہرو
وہ ہستی جو خدائے پاک کی محبوب ہستی ہے
وہ جس کے ذکر سے خالی نہ دیرانہ نہ بستی ہے
مرے پیرا ہنِ الف ظ میں وہ آنہیں سکتی
خدا حامد ہو جس ہستی کا ' ہر محمود جو ہستی





تھارے میرے، سبھی کے حضور کی سیرت
 ہماری جان ہے پیارے حضور کی سیرت
 خدا کی ذات کو پہچاننا ہے ناممکن
 نظر میں جب نہ ہو پہلے حضور کی سیرت
 ہے خلق و عدل و مروت کا باغ ہی ایسا
 مدام جس جگہ ہم کے حضور کی سیرت
 جہاں کو کفر و ضلالت کے گھپ اندھیرے
 نکال لائی ہے کب سے حضور کی سیرت
 انہی پر چل کے حیاتِ دوام پاؤ گے
 دکھا گئی ہے جو رستے حضور کی سیرت
 نشیبِ فرش کو بخشنے غرور و عنائی
 فرازِ عرش کو روندے حضور کی سیرت
 رہِ غلوں کے جتنے ہیں راہرو، ان کو
 چراغِ راہ ہے میرے حضور کی سیرت
 خدا کے عشق کی، اسلام سے محبت کی
 دلوں میں جوت جگائے حضور کی سیرت
 وہی خدا کو ہے محمود ہر طرح محبوب
 کہ جس کی روح میں اترے حضور کی سیرت



سر آنکھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا کے قدم کیونکر
 مقامِ عرش سے ارفع نہ ہو خاکِ حرم کیونکر
 اگر سرکارِ رحمت کی نظر ہم پر نہ فرمائیں
 رہے گا ہم سید کا روں کا دنیا میں بھرم کیونکر
 دل اپنا تابعِ فرمانِ حقائق دو عالم ہے
 سر اپنا ذکرِ فخرِ انبیا پر ہو نہ حشم کیونکر
 گھر بھر سخن سے نعت کے چُن چُن کے لاتے ہیں
 نشاط و کیفیت کی مروجوں میں لہرائیں نہ ہم کیونکر
 ازل سے تا ابد سرکار کی فرماں روائی ہے
 نہ ہوں پھر رحمتِ للعالمین شاہِ اہم کیونکر
 قسم اس چیز کی کھاتے ہیں، جو ہر شے سے پیاری
 تو پھر خالق نہ کھاتا آپ کی جاں کی قسم کیونکر
 نہ ہوتی شاملِ حال اُن کے گر توفیقِ ربّانی
 تو ہوتا نعت گوئی شیعہ اہلِ بتلم کیونکر
 نہ اپنائیں گے جب تک ہم شہِ کونین کی سیرت
 رہیں گے جادۂ اسلام پر ثابت قدم کیونکر
 جوہوں محمودِ خوش بختی سے ہم درِ گزہ گر اُن کے
 تو پھر اپنے مقدر میں ہوں یہ رنجِ دالم کیونکر





آپ ہیں مجھ کو ہر اک چیز سے پیارے آقا
آپ کا عشق مفتدر کو سزا دے آقا

ہے خدا مالک و مختار، وہ اس کے محبوب
یوں ہوئے مالک و مختار ہمارے، آقا
آپ کے نقش کھنکھ پائے ہوئے ہیں روشن
یہ چمکتے رہ و خورشید، یہ تارے، آقا

یہ نہ ہوتا تو یہاں کے، نہ وہاں کے رہتے
ہم پہ الطاف و کرم کرتے ہیں بارے آقا
جس کی توحید کی تبلیغ زمانے کو کرے
زندگی اس کی عبادت میں گزارے آقا

دے کے الفت کا، اخوت کا، مروت کا
نوع انسان کے مفتدر کو سزا دے آقا

مصطفیٰ سرور کریم، حبیب خالق

مصطفیٰ، شاہ ام، میرے تھارے آقا

آپ کی خاک کھنکھ پائے پھپھ اور ہوں اگر
ختم ہو جائیں یہ دکھ درد ہمارے، آقا



سلام اس پر، خدا نے دو جہاں ہے جس کا شیدائی
ملائک آستان پر جس کے کرتے ہیں جبین سائی

سلام اس پر، ہمیں بخشا شعور زندگی جس نے
سلام اس پر کہ جس نے خلق کو توحید سکھلائی

سلام اس پر کہ جو محبوب حقائق دو عالم ہے
سلام اس پر، اطاعت جس کی حق نے فرض فرمائی

سلام اس پر کہ جس پر یوسف کنگاں بھی قرباں ہیں
سلام اس پر، جو ہے تعبیر رویائے زلیخائی

سلام اس پر، جو نقاش ازل کا نقش اول ہے
دلوں پر مرقم ہے جس کا نقش حسن و زیبائی

مچی ہے دھوم، دنیا میں نبی تشریف لاتے ہیں
خوشی سے خیر مقدم کو جہاں نے گرد پھیلائی

بلق جس نے زمانے کو دیا مہر و اخوت کا
وہ جس کی ذات بن کر رحمتہ للعالمین آئی

ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا
کہ تھی منظور حق کو آپ کی اعزاز فرمائی

شنا خواں خالق کون و مکاں ہے جس کا قرآن میں
کرے محمود اس کی مدح میں کیا حرف آرائی





نعت میرے لب پہ ہر دم آپ کی ہے یا نبی
 اس سے میرے قلب میں اک روشنی ہے یا نبی
 آپ کی اُمت زمانے میں ہوئی خوار و ذلیل
 حالتِ زار اس کی اب ناگہستی ہے یا نبی
 جو حقیقت آپ کے ارشاد میں ہے جلوہ گر
 بات قرآنِ مُسبب میں بھی وہی ہے یا نبی
 آپ کی اُلفت میں ہے سرمایہٴ عیشِ دوام
 اس جہاں کی ہر مُسترت عارضی ہے یا نبی
 کیا بتاؤں میں ہوائے غلہ کا ذوقِ نطر
 گنبدِ خضر اکو وہ بھی چومتی ہے یا نبی
 اس زمیں سے آسمان تک جس طرف ڈالی نظر
 آپ کے انوار کی حبلِ گری ہے یا نبی
 ہے مری حاجت روا چشمِ عنایت آپ کی
 آبِ کوثر چاہتا ہوں، تشنگی ہے یا نبی
 ہو مری قسمت میں بھی ارضِ مقدس کا سفر
 بس یہی اک آرزو دل میں بسی ہے یا نبی
 ہے ثنا خواں آپ کا، جس کا بھی دل بیدار ہے
 ہاں، اسی دُمرے میں اک محمود بھی ہے یا نبی



اللہ کے محبوب ہو یا ایتھا المُرْتَلُ
 يَا أَيُّهَا الْمُرْتَلُ ، يَا أَيُّهَا الْمُرْتَلُ
 اپنی زباں پر کیوں نہ ہو، یا ایتھا المُرْتَلُ
 کہتا ہے خالقِ دوستو، یا ایتھا المُرْتَلُ
 قرآن کے الفاظ کو دہراؤ تم بھی مومنو
 سرکارِ کرم بھی کہو، یا ایتھا المُرْتَلُ
 ذکرِ رسولِ پاک میں ہے ترزاں خالقِ ترا
 کہتا ہے وہ محبوب کر، یا ایتھا المُرْتَلُ
 اللہ کی سنت پہ ہے قدامِ احمد کا بل
 کہتے ہیں سارے نعت گو، یا ایتھا المُرْتَلُ
 الطاف سے، اکرام سے آقا کو آگئے
 دی ہم نے اک آواز جو، یا ایتھا المُرْتَلُ
 نعرہ ہوا ہے حرزِ جاں بس "یا رسول اللہ" کا
 دل میں لیا میں نے سہ، یا ایتھا المُرْتَلُ
 سرکارِ کرم اس شخص پر ہو جائے گی
 جو سانس میں لے گا پرو یا ایتھا المُرْتَلُ
 تا حشر ہو رطبِ اللسان سرکار کی تعریف میں
 محمود کو تو نسیقِ دو یا ایتھا المُرْتَلُ





محبوبِ کسبِ یاکا ، حبیبِ الہ کا
 ہے ذکر میرے لب پہ رسالتِ پناہ کا
 مانا خدا کو ہم نے تو شط سے آپ کے
 مفہوم کیا ہے اس کے سوا 'لا الہ' کا
 صحرانِ شیں بھی صاحبِ جاہ و شہ ہوتے
 یہ فیض ہے رسولِ خدا کی نگاہ کا
 محبوبِ پاکِ حنّٰلِ کون و مکان کا ذکر
 میرے لیے وظیفہ ہے شام و پگاہ کا
 ذاتِ رسولِ پاک کے فیضان سے مرا
 رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ سے چاہ کا
 جس بارگاہِ خاص کا درباں ہے جبریلؑ
 محمود بھی غلام ہے اس بارگاہ کا



تھی یہ واردی ہم نے ہر اک خوشی اپنی
 الگ ہے سارے زمانے سے دل لگی اپنی
 تمہارا ذکر، تمہارا خیال سب کچھ ہے
 تمہاری یاد سے مسو ہے غامشی اپنی
 ملا ہے درسِ محمدؐ سے 'فَقْرُ فَخْرِی' کا
 کمالِ فقر میں مضرب ہے تیغِ صبری اپنی
 ہماری سمت بھی اسے رحمتِ خدا کیجے
 نگاہِ لطف و عنایت کبھی کبھی اپنی
 اگرچہ دین سے دُوری شمار ہے اس کا
 حضورؐ! پھر بھی یہ اُمت ہے آپ کی اپنی
 خیالِ دُورِ مٹی طیبہ سے اے شہِ دالہ!
 یہ دل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی
 فقط مناقبِ احمدؐ، فقط ثنائے رسول
 اسی پر ختم ہے محمود شاعری اپنی





خدا تک ہے رسائی کا ارادہ اے مرے آقا
میں ہوں در پر تمہارے ایستادہ اے مرے آقا
تری رحمت نے ڈھانپا ہے ہماری سب خطاؤں کو
ہمارا فن بخت ورنہ بے لبادہ اے مرے آقا
بلا خوف و خطر جاؤں اگر اذن حضور ہی ہو
مدینہ ہے مجھے جنت کا جادہ اے مرے آقا
کرم کی اک نظر مجھ پر بھی ہو، اے ساقی کوثر
ہماری سمت بھی اک مروج بادہ اے مرے آقا
خداوند تعالیٰ کا رُخ منظور نظر ہو گا،
کرے گا آپ سے جو استفادہ اے مرے آقا
مجھے تو آپ کی ذات گرامی سے محبت ہے
کے جانا ہوں نعتیں بے ارادہ اے مرے آقا
ہوئی حالت یہ سن حیاتِ انجماعت آج ہم سب کی
عمل کم اور باتیں ہیں زیادہ اے مرے آقا
قیامت میں ساراؤں کا دامن شفاعت کا
بہر صورت ہے یہ میرا ارادہ اے مرے آقا
پکاروں یا حبیبِ کبریا، یا مصطفیٰ اکبر
کیے جہاؤں اسی کا میں اعادہ اے مرے آقا
لکھی ہیں صفحہ شش طاس پر محمود نے نعتیں
ورق اعمال کا لیکن ہے سادہ اے مرے آقا



آپ ہیں محبوبِ رب ذوالمنن شاہِ زمن
ختم کر دیجے مرے رنج و محن شاہِ زمن
اپنی جاں مستربان کر دوں آپ کے ناموس پر
ہے ہی میری تڑپ، میری لگن شاہِ زمن
آپ کے دامن نے دی ہے ہم کو دنیا میں پناہ
حشر میں بھی ہو یہی سایہ لگن شاہِ زمن
قبر میں اور پل پر میری دستگیری کیجیے
مرحلے اپنے لیے ہیں یہ کٹھن شاہِ زمن
فرد جو ترویج دیں کے واسطے کوشاں ہوا
کیا اسے اندیشہ دار و رسن شاہِ زمن
روضۂ اطہر پر مجھ کو بھی بلا لیجے کبھی،
قبلۂ قلب و نظر! محبوبِ من! شاہِ زمن
عرصۂ محشر ہو یا ارضِ دسما کی دستیں
آپ کا بھر کرم ہے موجزن شاہِ زمن
جب سے ذوقِ شاعری محمود کو حاصل ہوا
آپ کی مدحت ہے موضوعِ سخن شاہِ زمن





مظہن ہوں گودل میں، مضطرب لگوں لیکن
 میں اگرچہ ہوں خامی، آپکا تو ہوں لیکن
 تیغ سے نہ پھیلایا دین کر شہ دیں نے
 چل گیا زمانے پر خلق کا فوں لیکن
 اتباع سنت سے ہیں اگرچہ عاری ہسم
 نعت ہم سے کلماتے سوز اندرں لیکن
 آستان پہ اُن کے میں ایک دن پہنچ جاتا
 اڑے اگیا اپنا بخت و اثرگوں لیکن
 گھرچہ رُوسید ہوں میں، گرچہ پُر خطا ہوں میں
 مصطفیٰ سے الفت کی راہ پر چلوں لیکن
 ہر رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صدقے
 خلد اس کے بدلے میں میں کبھی نہ لوں لیکن
 مدحت محمد میں ہے رشید فرزاندہ
 اس کو لوگ کہتے ہیں صاحب جنوں لیکن



یہ بات مختصر ہے مگر مختصر نہیں
 ذکر اُن کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں
 قلبِ حزین ہمارا حنفت ہے، گہر نہیں
 سلطانِ کائنات سے الفت اگر نہیں
 جو چارہ ساز خلق ہیں، بیسکس نواز ہیں
 کیا ان کو میرے حال کی کوئی خبر نہیں
 جو کر سکو تو ذکرِ محمد کیا کرو
 مدح و شنائے حسن نگاراں ہنر نہیں
 جاتی نہیں جو منزلِ عشقِ نبی کی سمت
 اس راہ پر چلیں گے کبھی بھول کر نہیں
 جو آپ کا غلام نہ ہو، اس کا ذکر کیا
 جو حاد م حضور نہیں، معتبر نہیں
 نعتِ حبیبِ حق کو نہیں کے طفیل
 محسود پُر خطا کو جہنم کا در نہیں





کرم کی اک نظر مجھ پر حُسنِ ارا یا رسول اللہ
 جہاں میں آپ ہیں میرا سہارا یا رسول اللہ
 محبت آپ کی خاطر ہوئی تخلیقِ عالم میں
 دو عالم کو محبت نے سنوارا یا رسول اللہ
 ہر اک شکل مری آساں ہوئی ہے آپ کے صدقے
 کہ میں نے آپ کو ہر دم پکارا یا رسول اللہ
 مری فردِ عمل جیسی بھی ہے، جنت میں جاؤں گا
 ذرا فرمائیے گا جب اشارا یا رسول اللہ
 کرم فرما ہوا ماہِ تلطف آپ کا جس دم
 چمک اٹھا متدّر کا ستارا یا رسول اللہ
 زمانے میں کوئی قابل نہ تھا اس نعمتِ حق کے
 خدا نے آپ پر قرآن اتارا یا رسول اللہ
 خدا بھی ہے رحیم اور آپ بھی ہیں رحمتِ عالم
 ہے نازک تربت یہ استعارا یا رسول اللہ
 ہوئی ہے باعثِ تخلیقِ عالم آپ کی خلقت
 ہے ہر سو آپ کا حسن آشکارا یا رسول اللہ
 گدائے کوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکتا
 وہ کیخسرو ہر یا جمشید و دارا یا رسول اللہ



درسِ کار پر ہوں سر خمیدہ یا رسول اللہ
 تری تعظیم ہے میرا عقیدہ یا رسول اللہ
 ہویدا جب نہ تھا نورِ مبارک تیرا دنیا میں
 مئے وحدت تو تھی پر ناکشیدہ یا رسول اللہ
 مجھے بھی اپنے شہرِ پاک میں اب جلد بولو
 مئے فرقت کا ہوں لذتِ چشیدہ یا رسول اللہ
 نگاہِ لطف مجھ پر بھی پڑے، اے رحمتِ عالم
 ہیں قلب و روح میرے بھی پییدہ یا رسول اللہ
 بددائے سرورِ عالم کہ مشکل میں ہے جاں میری
 کرم مجھ پر کہ ہوں آفتِ رسیدہ یا رسول اللہ
 ہوا ہے مجھ کو بھی حاصلِ شرف تیری غلامی کا
 اسی نسبت سے ہوں میں سرکشیدہ یا رسول اللہ
 جو نکلا آرزوئے طیبہ و کعبہ میں آنکھوں سے
 مری دولت ہے وہ اشکِ چکیدہ یا رسول اللہ
 ریاضِ حُسن میں محمود کو پھر بارِ یابی ہو
 دیں کی ہے وہ اک شاخِ بریدہ یا رسول اللہ



کرم بن گئی ہے ، عطا ہو گئی ہے
نگاہِ نبی آسرا ہو گئی ہے
غمِ عشقِ سلطان کون دمکان سے
طبیعت مری آشنا ہو گئی ہے
دیارِ رسولِ خدا تک پہنچنا
یہ حسرت مرا مدعا ہو گئی ہے
ہر اک چیز از فرش تا عرشِ اعظم
محمدؐ کی مدحت سرا ہو گئی ہے
زمانہ ہمارا ادب کر رہا ہے
نظر آپ کی ہم پہ کیا ہو گئی ہے
دیارِ نبیؐ کی گلی کو تو دیکھو ،
حقیقت کی رہ کا پتا ہو گئی ہے
شہِ گل کو جب بھی کسی نے ستایا
زباں ان کی وقفِ دعا ہو گئی ہے
لبوں پر جو نبیؐ نام آیا نبیؐ کا
مری روحِ نغمہ سرا ہو گئی ہے
پڑھی جب بھی محمودِ نعتِ محمدؐ
یہ دنیث مری ہم نرا ہو گئی ہے



مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکار کے قدم سے
وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر کے دم سے
ہر اس کیسا بروزِ محشر غلامِ سرکارِ دو جہاں کو
کہ جو ہوا ہے غلام ان کا ، ہوا ہے آزادِ غم سے
ہم اپنے آقا کے فیض سے اب بھی نام لیا ہیں دینِ حق کے
اگرچہ تہذیبِ نو یہ کہتی ہے ، شہد بہتر نہیں ستم سے
جہاں کے ذی فہم مانتے ہیں نبی کو انسانیت کا محسن
ملا ہے درسِ حیات سب کو چارے آقا کے دم قدم سے
روئے محبت کے راہ و تھے ، روئے محبت کے راہ و ہیں
بکھی ڈرے ہیں ، نہ ہم ڈریں گے روئے محبت کے پیچِ دُخم سے
زباں کو یارِ نعت گوئی کہاں کہ یہ کام ہے خدا کا
قلم کی کھائی قسمِ خدا نے سو کام لیتا ہوں میں قلم سے





کون و مکاں کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر مدحت کے قابل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ڈوب رہی ہو کشتی جس دم گرداب عصیاں کھانڈ
 ایسے میں ہیں ساحل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 احقاقِ حق اُن کا ہر پل 'حق کے طالب حق کے محرم'
 ہیں ابطال باطل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تمیز ہر خیر و شر میں ، تفریق ہر نیک و بد میں
 کون ہے حدِ فاصل ؟ احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 راہروانِ راہ حق کے آپ ہیں ہادی آپ ہیں ہر
 اہل صفا کی منزل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اُن کا اسوہ ، ان کی سیرت ، ہر مومن کے دل کی راہ
 ہیں انسانِ کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جو د و سخا بھی ، لطف و عطا بھی رحمتِ عالم کی ہے عطا
 ہم سائل ہیں باذل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 رونقِ محفل میں برکتِ رُوح و عثمان و حیدر
 اور ہیں میرِ محفل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 زاہد ہو یا عارف و عابد یا محسود ساعامی کوئی
 سب کے مرشدِ کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم



مرے جرائمِ برونِ محشر تئیں گے میزانِ عدل پر جب
 تو اُن کا پلڑا رہے گا ہلکا نگاہِ سرکارِ ذوالکرم سے
 رسولِ سارے نہ کیوں کھڑے ہوں غارتگی میں ان کے پیچھے
 کہ وہ بھی سرکار کی بدولت وجود میں آئے تھے عدم سے
 خراج لیتے تھے بادشاہوں سے بے نوا یانِ دشتِ طیبہ
 خزانہ حریفِ گمربنے تھے نگاہِ لطفِ شہِ امم سے
 زمانے بھر کی ہر ایک رفعت ہے پائمال اس کی ٹھکر دوس
 رہائی سرکار نے دلائی غلام کو فکِ بیش و کم سے
 حضورِ روزِ نشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
 و گرنہ محمودِ مائے جانیں گے سارے عصیاں شعارِ ہم سے



آپ کی بات فخرِ موجودات
میری ادوات فخرِ موجودات
مسند آرائے عرشِ اعلیٰ ہے
آپ کی ذات فخرِ موجودات
جھک گئے ہیں حضور کے در پر
یہ سمادات فخرِ موجودات
ایک دن خواب ہی کے چلن میں
ہو ملات فخرِ موجودات
ہیں عیاں آپ کی نگاہوں پر
میرے حالات فخرِ موجودات
اپنے محسود بے نوا پر بھی
ہوں عنایات فخرِ موجودات



مجھے گھیرے ہوئے ہیں درد و غم یا سرورِ عالم
نگاہِ لطف و فیضانِ دکر م یا سرورِ عالم
کریں گے آپ کی نعمتیں رستم یا سرورِ عالم
ہے اپنے ہاتھ میں جب تک قلم یا سرورِ عالم
خدا مُعطی ہے اور ہیں آپ قاسمِ اس کی نعمت کے
ہمیں پھر کیوں ہو فکرِ بیش دکم یا سرورِ عالم
کہیں گے نعمتِ فردوس بریں کے لالہ زاروں میں
جو ہو گا ہم کو یہ موقع بہم یا سرورِ عالم
محبت آپ کی دینِ میں کی شرطِ اول ہے
خداوندِ زمانہ کی قسم یا سرورِ عالم
محبت جاگزیں ہے آپ کی جس کے دلِ جاں میں
ہمیں دل سے وہی ہے محترم یا سرورِ عالم



نہیں ہے دشمن جاں کا بھی جو عدو ، تو ہے
اگرچہ اشبحِ عالم ہے ، نرم خو تو ہے

نثار جس پہ ہے پروانہ ساں جہاں سارا
وہ شمعِ نورِ خدا تو ، وہ خوب تو ہے

مری زباں پہ نہ کیوں تیری نعت جاری ہو
خداے پاک کا موضوع گفتگو تو ہے

نصیب جاگ اٹھے اس کے ، تیری آمد سے
جہاں تھا جس کے لیے محرابِ سجود ، تو ہے

ترے بغیر ہر سمت ہو کا عشاں لم تھا ،
جو سب سے پہلے اٹھی ، وہ سداۓ ہو تو ہے

دنی کے قصر میں قوسین کا تقرب ہے
خداے پاک سے یوں محو گفتگو تو ہے

جو تیری جان کے دشمن تھے ، وہ بھی کہتے تھے
امین تو ہے ، صداقت کی آبرو تو ہے

جہاں عشقِ تصور سے ہے ترے آباد
قلوب جس سے ہیں زندہ ، وہ آرزو تو ہے



وقفِ نعتِ سرورِ گل ہیں مرے منکر و شعور

مدحتِ خیر البشر ہے سنتِ رب غفور

منظرِ حسنِ خدا ہے آپ کا نور و ظہور

آپ کے ہاتھوں میں ہیں کونین کے جملہ امور

نا خدا ہوں گے خدا کے لطف سے میرے نبی

کر سکوں گا قذم عصیاں ، کو بے کھٹکے عبور

آپ ہی آقا ، مدد فرمائیے تو آسکوں

دور نہ میں اک ماہی بے آب ہوں طلیب سے دور

اے صبا ! مجھ کو مدینے میں اڑالے چل ذرا

مجھ کو اُن کے روضۂ اقدس پہ جانا ہے ضرور

کس کی طاقت ہے ، کرے نعتِ محمد کا بیان

وہ حبیبِ کبریا ہیں شافعِ یم النور





عبدِ فقرت میں ہوا ہے شاہِ خاور کی طرح
محسنِ انسانیت کا آخرِ شب میں ظہور
مکسر ہر وقت رہنا مصطفیٰ سے سیکھ لو
ذوقِ ایلیمی و ہولہ سبھی رہا کب و غرور
گامِشن گیتی کا ہر ذرہ ہے اس سے مستنیر
ہے فردِزاں روز و شبِ طیبہ میں شمعِ کوہِ طور
اپنی خوشش بختی پہ کیوں نازاں نہ ہوں محو میں
لکھ رہا ہوں جبکہ آقا کی شنا میں یہ سطور



عنایت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمد مرسل
ہوا ہوں دُورِی طیبہ سے بے کل احمد مرسل
تمھارے التفاتِ خاص کا یہ بھی کرشمہ ہے
کے جاتا ہوں نعتیں میں مسلسل احمد مرسل
ہمیں کیا دھوپ عصیاں کی تپائے گی، جلانے گی
جو چھائے ہیں تری رحمت کے بادل احمد مرسل
خدا کے واسطے مجھ کو بھی اب اذنِ حضوری ہو
کہ دیکھوں آپ کے جلوے مکمل احمد مرسل
جہاں سے کفر کی سب ظلمتیں کا فور ہو جائیں
جلے سینوں میں گر ایماں کی مشعل احمد مرسل
نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ قسم میں
ہوا ہے ملکِ انسانوں کا جنگل احمد مرسل
کردوں میں سامنا کب تک حوادث کے تھپیڑوں کا
مرے بازو بھی اب تو ہو گئے شل احمد مرسل
کوئی تم بن ہلاکت سے بچا سکتا نہیں ہم کو
یہ دنیا بن چکی ہے ایک معتل احمد مرسل
کہیں محمود دھنس جائے نہ سر سے پاؤں تک سبیں
ہے اس کے سامنے عصیاں کی دلدل احمد مرسل





تھارے ذکر سے تسکین دل ہے یا رسول اللہ
 تھارے ہجر میں جاں مضاعف ہے یا رسول اللہ
 ابھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا
 یہی احساس مجھ کو جاں گسل ہے یا رسول اللہ
 یہ میری شاعری اور یہ مرے افکار کا حاصل
 تمہاری نعت ہی پر مشتمل ہے یا رسول اللہ
 پہنچ کر گنبدِ خضرا پہ حال دردِ دل کہہ دوں
 یہ اک خواہش تو میری منتقل ہے یا رسول اللہ
 زیارت آپ کی ہوگی لمحہ میں جب تو اُٹھے گی
 جدائی کی پڑی ہو دل پہ سل ہے یا رسول اللہ
 اگر محمود نازاں ہے تمہاری مدح خوانی پر
 گناہوں پر بھی اپنے منتقل ہے یا رسول اللہ



مفتخ ہوں نعت کے ارقام سے یا مصطفیٰ
 ہے زباں شیریں تمہارے نام سے یا مصطفیٰ
 میرے حال زار پر لطف و کرم کی ہونٹ
 ہوں پریشاں کثرتِ آلام سے یا مصطفیٰ
 ہے تصورِ گنبدِ خضرا کا دل میں روز و شب
 ہم کو مطلب گردشِ آیام سے یا مصطفیٰ
 سلطنتِ شاہی کو بھی خاطر میں وہ لاتے نہیں
 جن کو الفت ہو گئی سلام سے یا مصطفیٰ
 ایک دنیا آشنا ہے نعت گوئی کے طفیل
 آپ کے اس شاعرِ گننام سے یا مصطفیٰ
 حشر میں محمود کی فردِ عمل دیکھے بغیر
 بخش دیکھے اس کو لطفِ عام سے یا مصطفیٰ





اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی کی محبت خدا نصیب کرے
اگر ہے ان کی محبت سے بے خودی میری
تو بے خودی کی محبت خدا نصیب کرے
کرے جو ہم کو مقام رسول سے آگاہ
اس آگاہی کی محبت خدا نصیب کرے
خیال غیر نہ ذکر حضور میں آئے
اس ایک ہی کی محبت خدا نصیب کرے
شعار جس کا ثنائے رسول اکرم ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے
حضور سادہ تھے، تم بھی دُعا کرو محمد
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے



عکسِ حُسن ذات ہے حسن و جمالِ مصطفیٰ
ہے مقالِ حق تعالیٰ قلیل و قالِ مصطفیٰ
رجبتِ خورشید شاہِ آپ کی عظمت یہ ہے
اور ہے شوقِ استرثارِ کمالِ مصطفیٰ
وہ زمانے میں حیاتِ جاودانی پا گیا
جس کی قیمت میں ہے عشقِ لازوالِ مصطفیٰ
دشمنوں سے بھی محبت اور شفقت کا سلوک
کس کو بھولے گی یہ نوعے بے مثالِ مصطفیٰ
وسعتِ ارض و سما میں جس طرف بھی کی نظر
موجِ شزن ہے قلزمِ جود و نزالِ مصطفیٰ
عمر بھر کی تشنگی کو بھی تدار آجائے گا
مل گیا گر قطرۂ آبِ زلالِ مصطفیٰ
کاش ہو محمد پر بھی لطف و رحمت کی نظر
یہ بھی ہے اک شاعرِ آشفته حالِ مصطفیٰ





عموماً ہم وہ لکھتے ہیں مقالے یا رسول اللہ
جو ہم نے فسق کے سانچے میں ڈھالے یا رسول اللہ
اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہے آپ کی امت
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اُجالے یا رسول اللہ
گھرا ہے قوم کا ہر فرد گرداب مصیبت میں
کوئی ہم میں سے اب کس کو سنبھالے یا رسول اللہ
منازع دنیوی کی جستجو میں کھو دیے ہم نے
جو تھے ہاتھوں میں جنت کے قبائے یا رسول اللہ
یہ تھے خالد و طارقؓ نے جو اپنی شجاعت سے
وہ تمنغے آج ہمسہ نے بیچ ڈالے یا رسول اللہ
بدل کر کینچلی اب سُرخ رنگت میں پہرے ظاہر
ہمیں ڈستے ہیں اس عتور میں کالے یا رسول اللہ
ہیں پرنے جن کے ہاتھوں میں ہمارے عجیب و دامان
ہم اُن کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسول اللہ
وہ اُمت جو علمبردار تھی حق و صداقت کی
ہوئی اب کذب و ظلمت کے حوالے یا رسول اللہ
ہوئے ہیں آج ہم خوار و زبور سارے زمانے میں
کچھ ایسے روگ ہم لوگوں نے پالے یا رسول اللہ
سنائے کس کو یہ محمود زودادِ اَلْمِ اپنی
دکھائے کس کو اپنے دل کے چھالے یا رسول اللہ



انعم اللہ علیہم

بیاض عقیدت
۱۳۹۴ھ

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مرے غم خوار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 مجھے درکار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 حبیب کبریا کا عشق اصل دین و ایمان ہے
 مگر معیار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 جنہیں آقا سے الفت تھی انہیں جن محبت تھی
 وہ چاروں یار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 گئے کعبہ سے طیبہ تک تو جنت زیر پا دیکھی
 وہ خوش رفتار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 مراد اک، دوشید اور ایک یارِ فار ہے اُن کا
 نبی کے یار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 رسول پاک کے ساتھی ہیں وہ دنیا و عقبی میں
 دفن آثار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
 محبت ان کی ہے محمود میرا جُز و ایمانی
 مرے دلدار بوکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں

اتہات المؤمنین اور آل و اصحاب نبی
 چرخ عرفان کے درخشندہ ستارے ہیں سبھی
 اولیاء و اصفیاء ہوں یا نقیہان کرام !
 دہر کے ظلمت کدے میں ان سے پھیلی روشنی

— شیخ محمد ضیا



سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہے دلِ سلم میں عظمتِ حضرت صدیق کی
ذات ہے شایانِ رحمتِ حضرت صدیق کی
انبیاء کو چھوڑ کر ہیں آپ سب کے رہنا
بعدِ احمد ہے فضیلتِ حضرت صدیق کی
سرورِ دو کونِ دُخانی تک رسائی کے لیے
چاہیے ہم کو وساطتِ حضرت صدیق کی
آپ خلیلِ اشدّ اَوْ عَلٰی الْکَلْفِ سہ تھے
نرم تھی گرچہ طبیعتِ حضرت صدیق کی
مذہبی کاذبِ نبوت کے ہوئے ہیں جس قدر
ان پر دیکھی سببِ شدتِ حضرت صدیق کی
قبر میں بھی آپ ساتھی ہیں رسولِ پاک کے
دیکھیے شانِ رفاقتِ حضرت صدیق کی
آپ ہیں طاعت گزارِ سرورِ کون و مکان
فرض ہے ہم پر اطاعتِ حضرت صدیق کی
تھے مُصَدِّق بھی تو پہلے آپ ہی سرکار کے
اولیں گرہے خلافتِ حضرت صدیق کی
منقبت کہتا ہوں میں محمودان کی صبح و شام
سب سے دل میں محبتِ حضرت صدیق کی



سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ

جہاں میں ہر طرف چرچا ہے فاروقِ معظم کا
انوکھا مرتبہ دیکھا ہے فاروقِ معظم کا
مُرَادِ سرورِ ہر دو جہاں فاروقِ اعظم ہیں
زمانے سے عجب رتبہ ہے فاروقِ معظم کا
کیا تھا حسنِ ہجری اور بیتِ المال کا اجرا
شعورِ آگاہی بخت ہے فاروقِ معظم کا
سیاست اور معیشت میں بھی اصلاحات فرمائی
طریقِ انقلاب اچھا ہے فاروقِ معظم کا
ہوتی تشریحِ شرعِ مصطفیٰ ان کی خلافت میں
یہ خدمتِ دین کی حصہ ہے فاروقِ معظم کا
چلے نقشِ قدم پر آپ بھی صدیقِ اکبر کے
انہی کا راستہ، رستہ ہے فاروقِ معظم کا
نبی کی مدح میں اکثر عمر کا ذکر کرتا ہوں
اثرِ دل پر مرے اتنا ہے فاروقِ معظم کا
ابوبکر آپ کے ساتھی تھے اور عثمان و حیدر بھی
اور اُن کے درمیاں درجہ ہے فاروقِ معظم کا
میں کیوں محمودِ روز و شب نہ ان کی منقبت لکھوں
کہ میرے سر میں بھی سودا ہے فاروقِ معظم کا



سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ماشوق محبوبِ ربِّ العالمین عثمان ہیں
 رہنما و مقتدا اے اہل دین عثمان ہیں
 مغل عرفان کے مستنشین عثمان ہیں
 قلم احسان کے درخشین عثمان ہیں
 ہیں رسولِ پاک کے داماد، ذوالنورین ہیں
 عزت و ناموس احمد کے امین عثمان ہیں
 تاجدارِ کشورِ مسلم و حیا ہیں بے گماں،
 دوستانِ سرور دنیا و دین عثمان ہیں
 اشقیانے کر دیا ان کو تلاوت میں شہید
 جن کی ہے مظلومیت غم آفرین عثمان ہیں
 جانشین ہیں حضرت عثمان کے مولا علی
 اور بزرگ و عمر کے جانشین عثمان ہیں
 نرم دل صدیق اکبر ہیں، جری فاروق ہیں
 پاک دل ہیں مرتضیٰ اور شرم گین عثمان ہیں
 عشق ذاتِ کبریا ہے زندگی عثمان کی،
 خاتم عشق محمد کے ٹکس عثمان ہیں
 کیوں مجھے غم گردش آلام کا محمود ہو
 درد کے ماروں کے غم خوار و معین عثمان ہیں

سیدنا علی ابن ابی طالب

کبریا کے لطف کے حامل علی المرتضیٰ
 عشقِ احمد میں بھی ہیں کامل علی المرتضیٰ
 یوزاب ارشاد فرمایا اُنھیں سرکار نے
 ہیں ہر اک تعریف کے قابل علی المرتضیٰ
 جو گرفتارِ بلا ہیں قلم عصیاں میں آج
 ہیں اُنھی کے واسطے ساحل علی المرتضیٰ
 صاحبِ عرفان، بابِ شہرِ علم مصطفیٰ
 سب خصوصیات کے حامل علی المرتضیٰ
 بات دن اُن کی طلب اُن کی شائستگی کا خیال
 اپنا ماضی، حال، مستقبل علی المرتضیٰ
 سرورِ کونین کے بھائی بھی ہیں، داماد بھی
 اور رفیقوں میں بھی ہیں شامل علی المرتضیٰ
 ہے نشانِ جاہِ حق آپ کا نقشِ قدم
 اور دینِ حق کی ہیں منزل علی المرتضیٰ
 روزِ شب محمود کی نظروں کو بچان کی تلاش
 ہیں ضیا بخشِ حریم دل علی المرتضیٰ



سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ہمارے کشن ایمان خدیجہ
چراغِ محفلِ عرفان خدیجہ
ہے پاکیزہ ترین کردار جن کا
دستِ عالمِ نساں خدیجہ

وہ قنیلِ حسیم مصطفیٰ ہیں
چراغِ خانہٴ خیمہٴ الوریٰ ہیں
دکھایا ان کو عفت کا نمونہ
خواتین جہاں کی رہنما ہیں

شریکِ حال پیغمبرِ خدیجہ
حیا و حلم کی پیکر خدیجہ
کلی ہیں وہ گستانِ وفا کی
صفا و صدق کی منظر خدیجہ

مرے آقا کی غم خوار و معین ہیں
مسلمانوں کا ایمان و یقین ہیں
نبی کی محترم زوجہ خدیجہ
یکے از اُمتِ المؤمنین ہیں

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مصدرِ مرد و فنا خدمتہ الدارین ہیں
منبعِ علم و حیا خدمتہ الدارین ہیں
عائشہ صدیقہ بنتِ حضرت صدیق ہیں
عکسِ خلقِ مصطفیٰ خدمتہ الدارین ہیں

وہ ہیں اُمّ المؤمنین، جن کا خمیر ہے لقب
پیکرِ صدق و صفاء خدمتہ الدارین ہیں
عقد میں جیب لے لیا سرکارِ والا ہے نہیں
سب فرشتوں نے کہا، خدمتہ الدارین ہیں

ہے مسلمان عورتوں پر اُن کا ظِلِ عاطفت
خوگرِ مہر و وفا خدمتہ الدارین ہیں
جن کی عصمت کی گواہی دی کتابِ اللہ نے
ہاں وہ ممدوحِ خدا، خدمتہ الدارین ہیں

لو لگائی تھی انھوں نے بس رسولِ اللہ سے
بے نیاز ماسوا، خدمتہ الدارین ہیں
شارعِ دین کی رفیقہ، شارحہٴ سلام کی
اہلِ حق کی رہنما، خدمتہ الدارین ہیں



سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

ہر شتا ہو کیوں نہ شایان شہ کرب و بلا
ظاہرِ سدرہ ہے دربان شہ کرب و بلا
ہوں مے ماں باپ قرباں اُن کھانا جان
میرے جان و ذل ہوں قرباں شہ کرب و بلا
کٹ مے جو عظمت و ناموس دیں کے واسطے
ہو میترا اس کو عرفان شہ کرب و بلا
شل گل ہر فرد ہے اس خاندانِ قدس کا
رودش جنت ہے بُستان شہ کرب و بلا
کیا انھیں اندیشہ نارِ جہنم دوستو
جن کے ہاتھوں میں ہے دامان شہ کرب و بلا
مرتبہ دانِ محمد ہے خدائے عز و جل
مصطفیٰ ہیں مرتبہ دانِ شہ کرب و بلا
ہے نتیجہ اُن کے اعمالِ شنیعہ کا کہ ہیں
غائب و خاسرِ حریفانِ شہ کرب و بلا
کیا ستم ہے، تاخت و تاراج کر ڈالا گیا
دشتِ غربت میں گلستانِ شہ کرب و بلا
تُسیانِ پاک ہیں محمود میرے ہم زباں
یوں کہ ہوں میں بھی شاخِ و ان شہ کرب و بلا



حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

زباں ہر دم مری مدحت سرائے بر حنیفہ ہے
میں حنفی ہوں، مرے دل میں ولائے بر حنیفہ ہے
جھکاتے ہیں فقیہانِ زمانہ سر جہاں آکر
وہ رشکِ آسماں دولت سرائے بر حنیفہ ہے
سراجِ بزمِ عرفاں ہیں، چراغِ راہِ ایماں ہیں
جہاں جس سے ہے روشن، وہ ضیائے بر حنیفہ ہے
عطا حق نے کیا ہے تابعیت کا شرف اُن کو
جو طالب ہے ہدایت کا، فدائے بر حنیفہ ہے
بنے شاگرد اُن کے رہنا راہِ حقیقت کے
مسلم دہریہ عہد و علاقے بر حنیفہ ہے
صدارت کا ملا منصب انھیں بزمِ شریعت میں
جہاں علم کی عظمت برائے بر حنیفہ ہے
امامِ عظیم اہلِ شریعت ہے لقب ان کا
نشانِ جادۂ حق نقشِ پائے بر حنیفہ ہے
پایاں اپنی بجھائیں تشنگانِ علم دیں آکر
کھلا شام و سحر بابِ عطائے بر حنیفہ ہے
خدا کے فضل سے، ختمِ الرسل کی چشمِ رحمت سے
زباں محمود کی دقتِ ثنائے بر حنیفہ ہے



حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہر لحظہ خدا کی کر کے ثنا مخدوم علی بن عثمان نے
 کی توصیف مہمانِ دُنیٰ مخدوم علی بن عثمان نے
 اصلاح و ہدایت کی جانب ہندی نہ قیامت تک آتا
 کر کے یہ دکھایا ہے داتا مخدوم علی بن عثمان نے
 بُت پوجنے والے لوگوں کو توحید پرستی میں ڈھالا
 سینوں کو متور کر ڈالا مخدوم علی بن عثمان نے
 اس برصغیر میں داتا نے اسلام کا پرچم لہرایا
 یہ مرتبہ خالق سے پایا مخدوم علی بن عثمان نے
 چلے تو معین الدین کو بھی اس روضے پر کرنا ہی پڑا
 خواجہ کو دیا اعزاز بڑا مخدوم علی بن عثمان نے
 فیضانِ علی بھیری سے ملتی ہے نگاہ و دل کو بھلا
 مدحت کا دیا یہ ہم کو جلا مخدوم علی بن عثمان نے
 محمود جہاں کو بتلایا ہے کون نبی ہے کون خدا
 اقطاب جہاں کے راہ نما مخدوم علی بن عثمان نے

حضرت غوثِ اعظم محمدی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جس کے دل میں الفت سرکارِ جیلانی نہ ہو
 بالیقین اس کی نظر میں نورِ ایسانی نہ ہو
 گرشہ بغداد کے در کی گدائی ہو نصیب
 خواہشِ دنیا ، تمنائے جہانبانی نہ ہو
 منزلِ عرفانِ حق کو کس طرح پائیں گے ہم
 غوثِ اعظم کا اگر فیضانِ روحانی نہ ہو
 ہو نہ گر دردِ زباں اسمِ گرامی آپ کا
 درد کا درماں نہ ہو، شکل کی آسانی نہ ہو
 تھا یہی منشائے حق بہرِ محمد مصطفیٰ
 غوثیت میں عبدِ قادر کا کوئی ثانی نہ ہو
 جب ہوئی بغداد کی گلیوں کی مٹی زیبِ سر
 مہرزا کیوں معصیت کا رول کی پیشانی نہ ہو
 عزیزِ جاں تعلیمِ غوثِ پاک ہوئی چاہیے
 یہ جو ہو، پھر ہم کو کوئی بھی پریشانی نہ ہو
 ہے یہ ناممکن، رسائی ہو ریاضِ حُسد تک
 کو چہ غوثِ الوری کی خاک گر چھانی نہ ہو
 میں اٹھا سکتا نہیں محمود لطفِ زندگی
 لطفِ منہ ما مجھ پہ گردِ غوثِ صمدانی نہ ہو



حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ہماری زندگی حضرت معین الدین چشتی ہیں
پیام سرخوشی حضرت معین الدین چشتی ہیں
وہ جن کو ہم معینِ ملتِ اسلام کہتے ہیں
وہ با عظمت ولی حضرت معین الدین چشتی ہیں
فضا اجیر کی روشن ہے اب تک ان کے جلوں سے
تصویر میں ابھی حضرت معین الدین چشتی ہیں
مے عرفان کے جرم کش نہ کیوں ہوں مستفیدان
طلب عشاق کی حضرت معین الدین چشتی ہیں
وہ جن کو تاجدارِ اولیا سب لوگ کہتے ہیں
وہی ہے شک دہی حضرت معین الدین چشتی ہیں
پتھر کی عمل داری ہوئی تھی کالعدم جن سے
وہ عظمت ہند کی حضرت معین الدین چشتی ہیں
کواکب کی طرح اجیر کے ذرے ہوئے روشن
اک ایسی چاندنی حضرت معین الدین چشتی ہیں
ہوئے جن سے منور سرزمین ہند کے گوشے
وہ نور ایزدی حضرت معین الدین چشتی ہیں
لکھی محمود میں نے منقبتِ فخرِ عقیدت سے
مرے دل کی خوشی حضرت معین الدین چشتی ہیں

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ہے نام پاک شیخ احمد مجدد الف ثانی کا
جہاں ہے مقصد بے حد مجدد الف ثانی کا
رہی احقاقِ حق، الباطل باطل زندگی اُن کی
کہ تھا احیائے دیں مقصد مجدد الف ثانی کا
تصوف کی کتابوں میں ہیں مکتوباتِ روشن تر
ہر اک مکتوب ہے سرمد مجدد الف ثانی کا
جہاں سے ہمہ ”دین الہی“ کا مسٹ ڈالا
اثر تھا یہ بہ شد و مد مجدد الف ثانی کا
جیم اور رام کو اک ذات کہنے کی ہوئی سازش
تو تھا کردارِ رہ میں سد مجدد الف ثانی کا
تصور ایک مسلم قومیت کا آپ نے بخشا
کرم ہے قوم پر سے حد مجدد الف ثانی کا



علیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

جہاں عشق کے رُوح و رواں احمد رضا خاں ہیں
روحِ حق کے امیر کارواں احمد رضا خاں ہیں
شہ جیلاں کے نائب، سرورِ دو کون کے عاشق
مُدو کے واسطے شیرِ زیاں احمد رضا خاں ہیں
رگِ دریشہ میں ان کے موجِ زنِ عشقِ محمد ہے
نبی کی نعت میں رطبِ اللساں احمد رضا خاں ہیں
مجدد بھی، محدث بھی، مفکر بھی، مفسر بھی
ہمارے پیشوا، فخرِ زماں احمد رضا خاں ہیں
ریاضی، فلسفہ، تاریخ و منطق کے شناسا ہیں
امیرِ محفلِ نکتہ درواں احمد رضا خاں ہیں
وہ ہیں کثابِ اسرارِ علومِ دین و دنیہ بھی
کہ ناموسِ نبی کے پاسباں احمد رضا خاں ہیں
نگاہوں میں ہے ان کی شخصیت کا احترامِ انبیا
دلوں کی سلطنت کے حکماں احمد رضا خاں ہیں
رسولِ اللہ سے مسود الفتِ اصلِ ایماں ہے
محبت کے حقیقی ترجمان احمد رضا خاں ہیں



سُورَةُ عَل

مَدَحَتِ سِرَاتِ پِغْمَبِر

ڈاکٹر سید عبداللہ

’در فضائل ذکر‘ ہے کلام محمود

وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نعتوں کے اس مجموعے کا تاریخی نام ہے۔ سورہ
الکون فتح کی یہ آیہ کریمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کو بلند کرنے کے منتسق
پیش گوئی پر مشتمل ہے۔ اور آنحضرت کا ذکر خیر نعت کے مضامین پر بھی محیط ہے۔
گویا قمری لحاظ سے کم و بیش ۱۳۹۷ سال پہلے اس آیہ مبارکہ کے ذریعے نعتوں کے
اس مجموعے کی مقبولیت کی بھی نشاندہی کر دی گئی تھی۔ یہ امر اس کے مصنف واجب
رشید محمود کی خوش نصیبی کی ایک دلیل ہے۔

مصنف کی خوش نصیبی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ اس مبارک
گروہ میں شامل ہو گیا ہے، جس نے اپنے جذبہ فکر کا محور افضل البشر حضرت محمد مصطفیٰ
کی نعت گوئی کو بنایا۔ اس خوش بخت گروہ میں خوش گو شعراء بھی نظر آتے ہیں اور والا
مقام صحابہ کرام بھی۔ اقبال، جامی اور سعدی بھی دکھائی دیتے ہیں اور حضرت حسان
بلیعہ والا مرتب صحابی بھی۔ مصنف نے ان کا ذکر اپنے کلام میں کئی مقامات پر کیا
ہے۔ انہیں ان سے دلی عقیدت ہے، اس لیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت ان کی روح کی غذا تھی۔ صحابہ کرام کا ذکر وہ اس طرح کرتے ہیں کہ

ہیں بلالؓ و بوذر و عمارؓ و حسانؓ و صہیبؓ

سب دل و جاں سے محبانِ شہنشاہِ عربؐ

صحابہ جس طرح دیگر صفات عالیہ کے لحاظ سے سخیل تھے، اس صفت مبارکہ کے لحاظ سے بھی تمام سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اسی لیے انہوں نے سب سے زیادہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ بعد کے نعت گو شعراء کا درجہ بھی بڑا بلند تھا۔ اسی بنا پر ہمارے مصنف جب ان کا نام بھی لیتے ہیں تو بڑی تر زبانی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہوئے رومی، رضا، اقبال، اجامی

ترنی مدحت کی نسبت سے گرامی

محبت و عقیدت کے سوتے ہمیشہ تحسین سیرت سے پھوٹتے ہیں۔ سیرت کے لحاظ سے صحابہؓ نے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح پرگزیدہ دیکھا تو وہ آپ کے والد و شیدا ہو گئے اور آپ کے نام پر جان قربان کر دینا معمولی کھیل سمجھتے تھے۔ حضورؐ نے سیرت کا ایسا نمونہ چھوڑا ہے کہ ہزار جستجو کریں تاریخ عالم میں اس کی مثال کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ بعد کے مجاہد رسول بھی سیرت کے اس بے مثل بے نظیر نمونہ کو دیکھ کر ذرا ایت کے جذبے سے سرشار رہے۔ سعدیؒ کی کیا نعتیہ رباعی کر پڑھیے۔

بلغ الصلٰۃ بحالہ کشف الذجۃ بحمالہ

حضرت جمیع خصال صلوا علیہ وآلہ

اس میں یکسر تحسین سیرت کی وہی کیفیت موجود ہے جس کی طرٹ یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔ رشید محمود بھی نبی اکرمؐ فداۃ دوحی کی سیرت پاک کے جلوں سے مسحور ہیں کس غربی کے ساتھ کہتے ہیں۔

نشیب فرش کو بخشے غرور و رعنائی

فراز عرش کو روندے حضورؐ کی سیرت

کہتے ہیں فرش زمین کے نیسبے کہ بلندی حضورؐ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ سے حاصل

ہوئی اور عرش کے قدسیوں کو اپنے آپ پر چونا ز تھا، وہ اسی کی بدولت ٹوٹا۔ وہ کھلے الفاظ میں کہتے ہیں۔

خدا کے عشق کی، اسلام سے محبت کی

دلوں میں جوت جگائے حضورؐ کی سیرت

سیرت مصطفیٰ کو اسی لیے وہ مدح خدا اور دین سے تعبیر کرتے ہیں۔

مدحت مصطفیٰ ہے مدح خدا

سیرت مصطفیٰ کا نام ہے دین

نعتوں کے اس مجموعے میں حمد کے دو قطعات ہیں۔ دونوں میں مدح خدا مدحت مصطفیٰ بن جاتی ہے۔ دیکھیے۔

جس طرح بے مثل ہے محمود رب ذوالجلال

ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر ہے مثال

ایک نعت کا یہ مطلع بھی دیکھیے۔

کس حسن ذات ہے حسن و جمال مصطفیٰ

ہے مقابل حق تعالیٰ قیل و قال مصطفیٰ

رشید محمود کے دل میں اس بات کا گہرا شعور موجود ہے کہ حضورؐ کی سیرت ملت اسلامیہ کا حقیقی سرایہ ہے اور اسی سے اس کی بقا وابستہ ہے۔

ملت اسلامیہ سے نظر اٹھا کر جب رشید محمود انسانیت کبریٰ پر نگاہ ڈالتے ہیں اور حضورؐ کی بعثت سے پہلے اور بعد کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ محمد

عربی صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے صحیح معنوں میں محسن ہیں۔

جہاں کے ذی فہم مانتے ہیں نبی کو انسانیت کا محسن

ہلا ہے درس حیات سب کو تارے آفاق کے دم قدم سے

حضورؐ نے ہی نوب انساں کو الفت، آخرت اور موت کا سبق دیا اور اس کے مفکر کو سنوار ڈالا یہ الفاظ من دکن پس مجھ سے کے ایک شعر سے ماخوذ ہیں۔ حضورؐ کے درس کا یہ پہلو ہمارے نعت گو کے کلام میں بار بار اجاگر ہوا ہے۔

جب اپنے دل میں انساں کی ترقی کے لیے ٹھانی

تو انساں کو سکھائیں مستقل اقدار روحانی

نفرت و حقارت اور بغض و عناد سے بھری ہوئی دنیا میں مستقل اقدار روحانی کی یاد تازہ کرنا ایک بہت بڑا فریبہ تھا جسے انسانیت کے محسن اعظمؐ کی عملی زندگی کا ذکر کر کے راجا رشید محمود نے انجام دیا ہے۔ اپنے عہد پر تنقید کرتے ہوئے وہ اسی احساس کی بنا پر حضورؐ سے استمداد کی درخواست کرتے ہیں۔

حرم فرمایئے کہ دورِ حبید

ہے بہت پُر فتن مرے آقا

اور ساتھ ہی بصدا دہ یہ بھی پوچھتے ہیں۔

بتلائیے کہ آج اے نباض کائنات

پیغامِ حق کو بھولتا جاتا ہے کیوں بشر

”نباض کائنات“ کی ترکیب میں جو بے ساختگی پائی جاتی ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاعر آنحضرتؐ کی عقل رسا کا کس دانستگی سے قائل ہے۔

جیسا کہ تحلیلیں سیرت کے عنوان کے ذریعے اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے، نعت سر تا سر کا رد بار محبت ہے۔ محبت کی وجہ سے اپنے محبوب کی ایک ایک بات پیاری نظر آتی ہے۔ محبوب کی گفتگو کا سحرِ زبان ہی نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرمؐ کی مٹھی میں سنگریزوں نے کلمہ طیبہ پڑھا تھا۔ اسی معجزہ کو رشید محمود حضورؐ کا اعجازِ گویائی کہتے ہیں۔

یہ حقیقت میں تھا عجب زکلم آپ کا

سنگریزوں کو دگر نہ تابِ گویائی کہاں

مدینہ منورہ اسی لیے شاعر کو عزیز ہے کہ یہ مبارک شہر آنحضرتؐ کا مسکن تھا اور اب اس میں گنبدِ خضرا ہے، جہاں آپ آرام فرمائیں۔ طیبہ کا ذکر اسی وجہ سے بار بار نعتوں میں آتا ہے۔ محبت عام طور پر قیدِ حدود سے نکل جاتی ہے لیکن رشید محمود نے حدودِ ادب کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہ بڑا نازک مرحلہ تھا اور شاعر اس سے کامیابی سے گزرا ہے۔ اس کے ساتھ اس نے احترامِ شریعت بھی قائم رکھا ہے۔

سجدہ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے اصول

سجدہ دل ہے برائے رحمتِ تلعلین

اور سجدہ دل آنحضرتؐ کی محبت اور مدح کے بغیر اور کچھ بھی نہیں۔ اس لیے حدودِ شریعت اس شعر میں بھی قائم ہیں۔

حدودِ ادب کا بیان ہمیں ان نعتوں کے نئی مقام تک لے آیا ہے۔ ادب و خیر

کے ساتھ ان میں غلوں کا وصف بھی پایا جاتا ہے۔ اس وصف نے انھیں جان دار بنا دیا ہے۔ اس لیے شاعر کا یہ دعویٰ بالکل درست ہے کہ اس نے نعتیں دل کی زبان میں تحریر کی ہیں۔

دل کی زباں میں مدحِ سرکار ہو بیاں

اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں جسے

ان میں الفاظ کا انتخاب بڑے سلیقے کے ساتھ کیا گیا ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ شاعر نے ادبی اور فنی تقاضوں اور نعت کی جملہ پابندیوں کو حسنِ خوبی کے ساتھ ملحوظ رکھا ہے۔ اس کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو۔

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا!

پھول الفت کے مری شاخِ نظر پر چکے

بالخصوص در سرِ مصرعہ دیدنی ہے۔ شعر کی خوبی بھی یہی ہوتی ہے کہ در سرِ مصرعہ بلند ہو

اور آمد ہی آمد کا منظر بن کر سامنے آئے۔ الفاظ کا انتخاب ایسا ہے کہ ایک ایک میں ربط موجود ہے۔ جذبہ اور فن کے اتحاد نے شعریں تغزل پیدا کر دیا ہے۔ پس لحاظ سے مندرجہ ذیل اشعار بھی خاصے دلکش ہیں۔

سدا گھولے گی ریس گوشِ زمیں میں
رسولِ پاک کی ریشیریں کلامی

جو خدائے پاک کا محبوب ہو
اس حیں پسیر کو کیوں کر چاہیے

سربایہ ہمارا متا حضور ہیں
دل ہے تو مطمئن ہے نظر ہے تو تعب

فدا ہوں میں عرب کی سرزمین کے قتلے قتلے پر
اگر دل ہے نثارِ کعبہ، جاں قربانِ طلبہ ہے

بعض اوقات الفاظ کی نشست ایسی ہوتی ہے کہ معنی ذہن میں خود بخود جگمگا اٹھتا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر پڑھیے۔

دن پہ بھی رات کا منظر تھا مستط پہلے
رُوئے پُر نور سے ہر صبح کے تیور چمکے

شعر کا آخری لفظ پڑھتے ہی نگاہوں کے سامنے صبح نور کے جلوے موجود ہو جاتے ہیں۔ پس نقطہ نگاہ سے ذیل کے شعریں لفظ چھین کی نشست پر بھی غور کریں۔

مصطفیٰ کے چہرہ پُر نور پر
سورۂ شمس کی دیکھو چھین

نئی لحاظ سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ایک واقعہ کو جب شاعر بار بار بیان کرتا ہے تو نئے سے نئے معانی نکالتا ہے۔ واقعہ معراج کو لیجیے۔ اس ضمن میں یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

وہ جگہ تو سفر کا ہے آعزاز
جس جگہ ٹھک گیا ہے سدرہ نشیں

فرازِ عرش پہ جاری رہا حشرِ ام رسول
حدِ نگاہ سے ہے ماوراء امتِ ام رسول

مسند آرائے عرشِ اعلیٰ ہے
آپ کی ذاتِ فخرِ موجودات

مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکار کے قدم سے
وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر کے دم سے

ان اشعار میں آپ کو مناسب اور موزوں تلمیحات بھی دکھائی دیں گی۔ اور پھر حسنِ الفاظ و تلمیحات کے ساتھ ساتھ فکر و شعور کا حسن بھی نعتوں میں پایا جاتا ہے۔

بنا ہے مرے دل میں ان کا تصور
مری شانِ فکر و شعور اللہ اللہ

نعتِ محبوبِ غلامی گر نہ ہو لب پر مرے
پیکرِ تخیل میں یہ حسن و زیبائی کہاں

روشن نہ کیوں حرمِ خمیال و شعور ہو !
عشقِ نبی کی دل میں مکیں ہیں تجلیاں

ظاہر ہے جمالیاتی لحاظ سے نعتوں کے کئی پہلو ہیں۔ مذکورہ بالا تمام محاسن کی بنا پر ہم راجا رشید محمود کو ایک کامیاب نعت گو سمجھتے ہیں۔

راجا رشید محمود

اشفاقِ حشد

نعت کسی صنفِ سخن کا نام نہیں۔ یہ تعلق، رابطہ اور گزارشِ احوال کا ایک ذریعہ ہے۔ ایسا ذریعہ جس سے معمولی غلام اور برے آقا سے دو جہاں کی کائناتِ کرم سے دامن بھرنے کے لیے اپنا رخ متعین کرتے ہیں۔ نعت گوئی کا فن خوش نصیبی اور خوش بختی ہی کا مظہر نہیں بلکہ خوش حالی کی وجہ بھی ہے۔ نعت کہنے اور نعت کی دنیا میں رہنے والا اپنے عہد کا خوش حال ترین انسان ہوتا ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ اس کو یا اس کے لواحقین کو اس حقیقت کا شعور نہ ہو سکے۔

راجا رشید محمود ان خوش بخت لوگوں میں سے ہیں، جن کی زندگی کا دامن اور سانسوں کا رشتہ شانائے خواجہ سے بندھا ہے۔ یہ دولت ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔ وہ جن کے باہر شبنمیں ٹھنڈک اور اندر زہرت کا چائنا ہوتا ہے، وہی اس دولت سے لالال ہو جاتے ہیں اور وہی مویں مارتے ہیں۔ میری دانست میں تو ایسی خوش نصیبی پر حسد بھی روا ہے !

راجا رشید محمود : در یوزہ گر کوئے محمد، اتنی چھوٹی عمر میں ایسی بڑی ڈگری سے نرازا جائے یہ سب اس کا کرم اور اس کی عطا ہے۔ کوشش، ہمت، محنت، کسب یا تجویز ایسی ڈگری کے حصول میں کوئی مدد نہیں دیتے۔ یہاں صدا کی اور فریاد کی اور مسلسل کوک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی کوک جو دل کی گہرائیوں سے اٹھے تو گلزارِ زندہ جائے، سانس رک جائے اور آواز بند ہو جائے لیکن آنکھیں اس فریاد

کا آئندوں کی صورت میں ترجمہ کرتی چلی جاتیں۔

میں کوک فریاد کے اس بھکاری کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جب بھی اس کے بھاگ جاگیں گے اور حضور اس کو مسکرا کر دیکھیں گے تو مجھ ایسے سب دنیا اس سے بہت دُور ہوں گے۔ لیکن ہمیں یہ فخر ضرور ہوگا کہ ہم نے اس بھکاری کو گھر گھر جا کر دولت سکین بانٹتے دیکھا ہے اور بار بار دیکھا ہے۔

لے در پوزہ گر! صدا! صدا! صدا!!!

اور — اور — اور —

کوک فریاد کوک توں جیوں را کھا جوار
جب لگ ٹانڈا نہ کرے تب لگ کوک پکار

اس کا لکھ

حقیقہ نائب

۱۹۷۳ء میں راجا رشید محمود کا ترتیب دیا ہوا انتخابِ نعت "نذیر رسول" کے نام سے سامنے آیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس کتاب کے مرتب شاعر بھی ہیں اور نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرا شغف رکھتے ہیں۔ مذکورہ انتخاب کے دو حصے تھے اور ان دو نعتوں میں مرتب کی ایک ایک نعت تھی۔ پہلے حصے کی نعت میں نگاہِ نبی کے آسرا بن جانے، طبیعت کے غمِ مصطفیٰ سے آشنا ہو جانے اور دیارِ رسولِ خدا تک پہنچنے کی حسرت تھی۔ دوسرے حصے میں شریکِ نعت میں حضور کی سیرت و تعلیم اور تمدنِ عالم پر ان کے اثرات کو موضوع بنایا گیا تھا، آپ کے نظامِ عدل و مساوات کے حوالوں سے آپ کو خیر البشر اور محسنِ انسانیت قرار دیا گیا تھا۔ ایک طرف آپ کے ذکر سے دل کو سکون ملنے کا اعتراف تھا تو دوسری طرف آپ کے لائے ہوئے انقلاب کا براہِ ملاحظہ کرنا اور اس نعت کا دائرہ ذات سے کائنات تک پھیلتا نظر آتا تھا۔ پہلی نعت میں ذاتِ رسالت نائب کے محاسن تھے تو دوسری میں صفات و تعلیماتِ آنحضرت کا تذکرہ۔ گویا یہ دو نعتیں نعت کے قدیم اور جدید رنگوں کی نمایندہ بن کر سامنے آئی تھیں۔ پہلا رنگ اردو شاعری کی ابتدا سے لے کر اب تک ارتقاء پذیر ہے۔ دوسرا رنگ اگرچہ زیادہ پرانا نہیں مگر نصفِ صدی ہی میں اس نے اپنی انادیت و عظمت منوالی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دو رنگوں کی ہم آہنگی سے اعلیٰ نعتِ ظہور میں آتی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس مجموعے میں شامل اکثر نعتوں میں ان دو رنگوں کا خوبصورت

امتزاج نظر آتا ہے۔

گزشتہ کچھ برسوں سے نعت میں اُس معیار و معراج انسانیت کے حوالے سے اپنے احوال کا جائزہ لینے کا رجحان بہت عام ہو رہا ہے اور زندگی کا ہر مسئلہ نعت کا موضوع بن رہا ہے۔ یوں نعت کا کینوس وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اکثر اچھے اچھے شاعر نعت گوئی کی طرف مائل ہیں اور انھوں نے نعت کے لامحدود دامکانات سمجھائے ہیں۔

راجا رشید محمود کوچہ شاعری میں نووارد ہیں مگر ان کے تیور بتا رہے ہیں کہ وہ عقیدت پرستان نعت کا سر و چراغ بنیں گے۔ ان کا دل عشقِ نبیؐ سے گداز ہے، طبعِ جدت طراز رکھتے ہیں اور مدحِ رسولؐ کو اپنی زندگی کا مدعا سمجھتے ہیں۔ اور یہی وہ لوازم ہیں، جن سے اعلیٰ درجے کی نعت ظہور میں آتی ہے۔

میں اُن کے مجموعہ نعت و مناقب ”ورفعنا لک ذمک“ کی پیشوائی کرتے ہوئے نہایت مسرور ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اُن کی نعت قارئین کے لیے موجب جذب و سرور ہوگی۔ اور جوں جوں ان کا فنی انماک بڑھے گا، وہ نقیہ شاعری میں خوبصورت اضافے کریں گے۔

آخر میں میری یہ دعا ہے کہ ان کی لگن میں روز بروز اضافہ ہو اور ان کی یہ سنی و کاوش بارگاہِ رسالت مآب اور طبقہ بگویشانِ اسلام میں مقبول ہو۔

حبیب غلام

محمد منظور

”صلوٰۃ و سلام“ ایک رمز ہے اور یہ لفظوں میں تشریحِ یاب نہیں ہو سکتی۔ اس رمز کو ہر رمز کا خالق جانے اور حضور رسالت مآبؐ جانیں۔ اور کسی کے بس میں نہ ادراک ہے اور نہ بیان، ہاں اہل ایمان کی روح اور مضبوط روح یعنی قلب بھرپور سرشاری اور امتزاج محسوس کرتے ہیں۔ یہ روحانی اور قلبی حظ اُتنا لطیف ہے کہ نازک سے نازک، لطیف سے لطیف اور شفاف سے شفاف الفاظ بھی اس کیفیت کو عبارتِ ست کا پیکر محسوس نہیں بنا سکتے، یہ نہ خطبات کے بس کی بات ہے اور نہ شعر کے اختیار کا معاملہ۔ نعت کا معاملہ نازک ہے۔ محبت کے مضامین کو اس طرح ادا کرنا کہ ادب کا بہترین قرینہ موجود رہے۔ عقیدت شریفگی ضرور رہے مگر دیوانگی کی صورت اختیار نہ کرے۔ عرفی نے نعت ہی کے باب میں ملحوظ رکھی جانے والی احتیاط کے پیش نظر کہا تھا:

ہیشار کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

نعت کے ہر شعر میں نعت کا ایسا قرینہ موجود ہونا چاہیے کہ وہ عام مضامین غزل سے متمیز ہو اور ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں۔ اس کے لیے خالی نادرا الکلامی ہی نہیں، مزاج کا داخلی رکھ رکھاؤ اور دل و دماغ کی بیداری درکار ہے۔

راجا رشید محمود کی طبیعت کا عمومی رجحان نعت گوئی ہی کی جانب ہے اور اُن کی نعتیں پڑھتے ہوئے یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ وہ محض کسی نقیہ شاعر سے

میں حاضری لگوانے یا کسی ریڈیائی یا ٹیلی وژنیائی مشاعرے میں شریک ہو کر معاوضہ حاصل کرنے کے شوق میں نعت نہیں کہتے لہذا ان کے لیے یہ نغمہ ”فصل گل ولالہ“ کا پابند نہیں۔ وہ نعت نگار ہیں ”ہمار ہو کہ خزاں“۔

راجا رشید محمود کی نعتوں کے مطالعے سے یہ بھی بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ عقیدت کے جذبات کو معرض اظہار میں لانے پر بڑی حد تک قادر ہیں۔ طبیعت راہ دیتی ہے اور الفاظ و تراکیب ان کی معاونت کے لیے موجود۔ انسداد یا اٹکاؤ کا احساس کم از کم مطالعے کے دوران میں نہیں ہوتا۔ خود رشید محمود کو یہ اوگھٹ گھائی عبور کرتے وقت کس قدر شفقت اٹھانی پڑتی ہے، یہ وہ خود ہی جانیں ظاہر ہے کہ کوئی ادب پارہ جس قدر معیاری ہو اتنا ہی زیادہ جانکاہ ہوتا ہے اور راجا رشید محمود جان کھپاتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے کہ ابھی وہ نعت کے مرحلہ آغاز میں ہیں۔ اگر ان کے دل میں محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع اسی طرح روشن رہی اور ہماری دعا ہے کہ وہ روشن رہے، تو انشاء اللہ ان کی نعتوں میں دل افروزی اور روح افزائی کے عناصر بڑھتے جائیں گے۔

محمد منور

قطعة تارنج

— ضیا محمد ضیا

لی محمد صاحب کرم سعادت سجایا ہے شہستان عقیدت
بلاغت کا عجب دریا بسایا کھلایا خوب گلزار فصاحت
ہوئے حاضر خیرتم الرسل پر لیے دامن میں گلے عقیدت
مشام جاں معطر ہو گیا ہے کدھر سے آئی ہے یہ موجِ نجات
ہوا پھر کیف و سرمستی کا سماں ہوا پھر اہتمام سوز و رقت
صلائے عام دی پیرِ مغان نے مبارک باد یارانِ طریقت
جنہیں توفیقِ ملتی ہے خدا سے وہی سرکار کی کرتے ہیں بدعت
نہ ہر انسان کو ملتا ہے یہ اعزاز نہ ہر شاعر کو ملتی ہے یہ عظمت
لی ہو جن کو آگاہی کی دولت جنہیں حاصل ہو عرفانِ حقیقت
عطا جن کو ہوا ہو عشق کا سوز ودیعت ہو جنہیں جذبِ محبت
ازل کے روز سے جن کو خدا نے گدازِ قلب کی بخشی ہو نعمت
مے صدق و یقین سے ہوں جو شرار صفا سے آشنا ہو جن کی فطرت

وہی کرتے ہیں مدح سرور دیں
 نہ ہیں کیوں دم بدم وہ نام اُن کا
 رَفَعْنَا کہہ کے خود حق نے بیاں کی
 درخشاں ہے مثالِ ہستیاں
 شہنشاہوں کی شرکت سے سولہ ہے
 نہ ہوں کیوں اپنی خوش بختی پہ نازاں
 بنے محمود بھی مدارِ سرکار
 یہ ہے اُن پر خدا کا خاص احسان
 کیا ہے نعت کا دیواں مرتب
 جو ہے آئینہ انوارِ عرفاں
 برائے عاشقانِ شاہِ لولاک
 نبجھے گی تشنگی اس سے دلوں کی
 عجب لذت ہے ذکرِ مصطفیٰ میں
 زبان کو اس سے ملتی ہے حلاوت

ضیا اس کی اشاعت کا کھوسال

ضیائے نسیہ برج رسالت

۱ ۹ ۶ ۷ ۷

سالِ طباعت

صاحبزادہ رضی شیریازی علی پوری

ہاں گر تیرے پیر سی زرضی سالِ طباعت
 اذکارِ جمیل شہِ لولاک "بجویم!"
 ۱ ۹ ۶ ۷ ۷

گفت است نعتِ تیر و مولائے کائنات
 ہر آں کہ نیک طینت و شیریں بیاں بڑ
 آں خوش خصال مردِ رشید و سعید ہم
 رطبُ اللساں بہ مدحِ شہِ مرسلان بود
 جسم ز دل چوسال، بگفتا کہ اے رضی
 "واہ مدحِ فخرِ انبیا و مرسلان" بود

۱ ۹ ۶ ۷ ۷

”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“

تسریذانی

یہ مجموعہ سرفعنایا کی جسے شرح میں کیے
ہے اظہارِ تعش، نغمہ نعت رسول اللہ
رواں ہے چشمہ فیضانِ حق ارضِ محبت میں
بج گل ہائے عمران سبغِ فراں میں حمد اللہ
قرم اس میں ہیں اوصافِ شیعہ الذہنیں کیے
جسے مدح و ثنائے رحمۃ اللعالمیں کیے
بجھالیں پیاس اگر جملہ اربابِ تقیہ کیے
بہاروں پہ ہے گلزارِ خیالات میں کیے

قرم! ہے جستجو تجھ کو اگر سالِ طباعت کی
تو پھر مجموعہ نعتِ امامِ المتقین کیے

۱ ۳ ۹ ۴



محمود کی یہ نعت منکر و کلامِ واہ
لکھی ہے نعتِ سرورِ عالی مقام واہ
پرچھے جو کوئی اس کی طباعت کا سال تو
مہم و مہم نہ مدحتِ خیر الانام واہ

۱ ۳ ۹ ۴

هُوَ الْقَاضِي الْحَاجَاتِ

۱ ۳ ۹ ۴

نعتِ رسولِ اشرف

۱ ۳ ۹ ۴

شفیق بن راجا رشید محمود

۱ ۳ ۹ ۴

کے نعتیہ کلام

نسخہ عالی صفات : ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“

۱ ۳ ۹ ۴

۱ ۳ ۹ ۴

پر ایک شاعرانہ نظر

گلشنِ کُن میں ہوا جس سے بہاروں کا درود
ہو اسی رحمتِ حلالِ دو عالم پہ درود
ہاتھ میں ساغرِ الماسِ عقیدت لے کر
محفلِ نعت میں آئے ہیں جنابِ محمود
منظرِ عام پہ ہے نعت کا دیواں آیا
حق تعالیٰ نے دکھایا ہے یہ روزِ مسعود
ذکرِ رضوان میں ہے جلوۂ بارخِ فردوس
نعتِ سرکار میں ہے حمدِ خدا بھی موجود

۱ ۳ ۹ ۴

بدعنفراں ہے یہ تنفیل شبتان فقیر

نغمہ عشق و محبت ہے بہ لجن داؤد
کاش مقبول ہو نذرانہ اہل دانش
کاش مشہور ہو یہ سببی جناب محمود
وہ عبادت مرے اللہ کو منظور نہیں

جس عبادت میں ہو سرکار کی الفت مفقود
مدح محبوب خدا میں جو رہے گا مشغول
دو جہاں میں اُسے اللہ رکھے گا خوشنود
زندگی اپنی کرد وقف پئے نعت رسول

رودر عشر میں صلہ اس کا ہے خلد موعود
لے قر! کیوں نہ یہ کلمہ دُوں بزبان خالق
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہے کلام محمود
۱ ۳ ۹ ۷

شناخراں محبوب سبحانی
۱۳۹۷ھ

قمری زدانی
پنزانہ - ضلع سیالکوٹ

ارمغانِ جانان

۱ ۳ ۹ ۷

ابوالطاهر دہلوی صاحبِ فدا

اس شہ کو نین کی نعتوں کا مجموعہ ہے یہ
مست حبس عشق میں ہے نگرش شہلا کی آنکھ
بالیقیں یہ ذکر و فکر سرور کو مین کا
کیوں نہ انسان بھی کریں مع ثنائے مصطفیٰ
نقطہ نقطہ سے عیاں اس کے ہیں انوار نبوی
ہر دل تارکیت جس سے اک تجلی زار ہے
ہے مرصع کچھ گمراہے مناسبت بھی یہ
خاتمہ محمود کی اس میں کیا ضو پاشیاں
جس کی خاک پائے اقدس مطلع انوار ہے
موجس کے حُسن میں ہر دیدہ بیدار ہے
بے مدیل بے نظیر مے بہا شہکار ہے
ذرتے ذرتے کی زبانِ کدورت بیکار ہے
منظر نور حقائق، مخزن اسرار ہے
اس کج اک حرف میں تابانی افکار ہے

لکھنؤ تصنیف اس کا آئندہ! ترجمہ

بے سرانکار "ذکر سید ابرار" ہے

۱۳۹۸-۱۳۹۷ھ



حسین تر ہے یہ تصنیف و کاوش محمود
فدا! ہیں اہل سخن اس کے والد و شیدا
میں سال طبع میں اس کے کچھ ایسے غلطان ہیں
کہوں بیاض عقیدت کہ ذکر و فکر صفا
۱۳۹۷ھ ۱۳۹۷ھ

جذبات تشکر و امتنان

- جناب ضیا محمد ضیا اور جناب حفیظ نائب نے میرے کلام کو نگاہ اصلاح و انتخاب سے دیکھا
- ڈاکٹر سید عبداللہ، جناب اشفاق احمد، پروفیسر مرزا محمد منصور اور جناب حفیظ نائب نے زیر نظر مجموعے پر اظہار خیال کیا
- صاحبزادہ وحشی شیرازی، جناب ضیاء محمد ضیا، جناب ابوالطاهر فداحمین فدا اور جناب قمر بیروانی نے قطعہ کئے تاریخ اشاعت تحریر کیے
- جناب قمر بیروانی نے یہ نعتیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادت اور محبت سے محبت کے جذبات کے ساتھ لکھیں
- جناب قمر بیروانی نے کتاب کی تاریخ نام تجویز کیا اور انتخاب کلام سے طباعت کے مراحل تک کی نگرانی کی
- کتاب کی اشاعت مولانا قمر منشا نائش قصوری کی تحریک پر ہوئی
- پیارے آبا جان راجا غلام محمد کے فیضانِ تربیت سے مجھے رحمتِ مطلقہ (علیہ الرحمۃ والثناء) کی سعادت نصیب ہوئی

راجا سکندر خورشید

اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، نواں کوٹ، لاہور